COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

2

اے حمید کے عینک والا جن

زکوٹا جن آگیا

عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن 2

زکوٹا جن آگیا

اے حمید

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب پبلشرز

۱- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

○ چھلیڈی بد روح تھی
○ میں نسطور جن ہوں
○ اژدھا اور نیلی ناگن
○ زکوٹا جن آگیا
○ کالی دیوی کے سانپ
○ سلیمانی لاکٹ کی تلاش

اہتمام اشاعت
منصور احمد بٹ
طاہر ایس ملک

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز
پرنٹر : عظیم علیم پرنٹرز، لاہور
سرورق : سلیم اختر
قیمت : -/15 روپے۔

ترتیب پبلشرز، ۱۔ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھلیڈی بد روح تھی

چیخ کی آواز اتنی خوفناک تھی کہ قبر میں لیٹی ہوئی چھلیڈی بھی تھر تھر کانپنے لگی۔ چھلیڈی نے اندازہ لگا لیا تھا کہ آواز کسی عورت کی تھی اور وہ ضرور کوئی بھٹکتی ہوئی بد روح ہی ہو سکتی تھی۔ چیخ کی آواز کے بعد اوپر قبرستان کی فضاء میں رونگٹے کھڑے کر دینے والا سناٹا چھا گیا۔ اس کے بعد اچانک بد روح زور زور سے چیخنے لگی۔ چیختے چیختے وہ روتے ہوئے بلند آواز میں فریاد بھی کر رہی تھی۔

"مجھے نہ جلاؤ۔ مجھے آگ نہ لگاؤ۔ بچاؤ۔ بچاؤ مجھے آگ لگ گئی ہے۔ مجھے آگ لگ گئی ہے۔"

چھلیڈی سے نہ رہا گیا۔ وہ جلدی سے اٹھی۔ قبر کے سوراخ سے سر باہر نکال کر دیکھا۔ قبرستان میں رات کا اندھیرا چھا چکا تھا۔ چھلیڈی نے ایک ایسا خوفناک منظر دیکھا کہ اس کا دل بھی، جو پتھر کی طرح سخت تھا، ڈر کے مارے زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے قبروں کے اوپر ایک عورت آگ کے شعلوں میں لپٹی جل رہی تھی۔ پہلے تو چھلیڈی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے یہ سمجھا کہ یہ بے چاری کوئی مظلوم عورت ہے جس کو اس کے دشمن رشتے دار آگ لگا کر بھاگ گئے ہیں۔ لیکن جب شعلوں میں لپٹی ہوئی عورت قبروں سے بیس فٹ اوپر اچھل کر چلی گئی اور درختوں کے اوپر اوپر اڑنے لگی تو چھلیڈی کو اپنا خیال بدلنا پڑا۔ یہ کوئی زندہ عورت نہیں تھی۔ کوئی بدروح تھی۔ جلتی ہوئی عورت درختوں سے اتر کر چیختی چلاتی چھلیڈی کی قبر کے پاس آ گئی۔ چھلیڈی کو شعلوں میں ایک عورت کی پوری شکل دکھائی دی جس کا منہ کھلا تھا اور وہ چلا رہی تھی۔

"مجھے آگ نہ لگاؤ۔ مجھے آگ نہ لگاؤ۔"

اس کے بعد اچانک شعلے غائب ہو گئے۔ اب وہاں قبروں سے دس فٹ بلند ہوا میں ایک جلی ہوئی عورت کھڑی تھی جس کے جسم کی ساری کھال جل گئی تھی۔ جسم کی سفید ہڈیاں نظر آ رہی تھیں۔ آنکھوں میں کالے سیاہ سوراخ پڑ گئے تھے اور کھلے ہوئے منہ میں سے دھواں نکل رہا تھا۔ جلی ہوئی عورت کے حلق سے گڑگڑاہٹ کے ساتھ آواز نکلی۔

"میں بدلہ لوں گی۔ میں اپنی موت کا انتقام لوں گی۔ میں ..... میں..... میں....."

آواز گڑگڑاہٹ کے ساتھ بند ہو گئی اور پھر عورت کا جسم بھی غائب ہو گیا۔ قبرستان میں گہری خاموشی چھا گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ چھلیڈی نے قبر میں پیچھے ہٹ کر سوراخ کو پتھر سے بند کر دیا اور لیٹ کر سوچنے لگی یہ بھٹکتی ہوئی بدروح کہاں سے آ گئی؟ یہ کون بدنصیب عورت ہے جس کو

ظالم لوگوں نے زندہ جلا ڈالا تھا؟

چھلیڈی مردے کھانی نے اس جلی ہوئی عورت کی بدروح کے خیال کو دل سے نکال دیا اور سوچنے لگی کہ بل بتوڑی اور حامون جادوگر نے اسے نسطور کے سلیمانی لاکٹ کو قبضے میں کرنے کا جو کام سونپا ہے اسے کس طریقے سے کیا جائے۔ چھلیڈی نے کالی بلی بن کر یہ پتہ کر لیا تھا کہ نسطور جن ماڈل ٹاؤن کی ایک کوٹھی میں عمران، معطر، ڈیڈی اور امی کے پاس رہتا ہے۔ اب اسے یہ پتہ چلانا تھا کہ نسطور جن نے اپنا سلیمانی لاکٹ جس میں اس کی ساری طاقت کا راز ہے کس جگہ چھپایا ہوا ہے۔ سوچتے سوچتے آخر ایک ترکیب چھلیڈی مردے کھانی کے دماغ میں آ گئی۔ اس کو یقین تھا کہ اس کی ترکیب ضرور کامیاب ہو گی۔ جادوگر حامون نے چھلیڈی کو خبردار کر دیا تھا کہ نسطور جن نیکی کا جن ہے۔ اس کے پاس بہت زیادہ طاقت ہے۔ چھلیڈی اس کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ سلیمانی لاکٹ کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتی۔ اگر اس نے لاکٹ کو چھوا تو وہ وہیں جل کر راکھ ہو جائے گی۔ چھلیڈی کو معلوم تھا کہ یہ کام خطرناک بھی ہے اور نازک بھی بہت ہے۔ مگر چھلیڈی کو بل بتوڑی نے لالچ دیا تھا کہ اگر وہ لاکٹ کا سراغ لگا کر اسے نسطور کے ہاتھوں کسی دوسری جگہ مکان کی کسی الماری وغیرہ میں چھپانے میں کامیاب ہو گئی تو وہ اسے چار مردے کھانے کو دے گی۔ چھلیڈی نے کئی سال سے کوئی مردہ نہیں کھایا تھا۔ جس قبرستان میں وہ رہتی تھی وہاں کوئی مردہ آتا ہی نہیں تھا۔ شہر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسرے قبرستانوں میں مسلمان مردے دفن کئے جاتے تھے اور چھلیڈ
مسلمان مردے کو ہاتھ لگانے کی بھی جرات نہیں کرسکتی تھی۔ وہ صرف گن
گار اور بت پوجنے والے لوگوں کے مردے ہی کھا سکتی تھی۔

چھلیڈی نے قبر میں لیٹے لیٹے رات گذار دی۔

دوسرے دن وہ قبر سے باہر نکل آئی۔ قبرستان میں دن کی روشنی پھیل
ہوئی تھی۔ قبر سے باہر نکلتے ہی چھلیڈی مردے کھانی نے اپنے منصوبے پ
عمل کرتے ہوئے آسمان کی طرف منہ کر کے پھنکار ماری اور دوسرے ا
لمحے وہ چھوٹے قد کی چھلیڈی سے بارہ تیرہ سال کی ایک پیاری سی معصو
لڑکی بن گئی۔ اس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ گرم چادر اوڑھی ہو
تھی۔ شکل و صورت اور لباس سے وہ شہر کی لڑکی لگتی تھی۔ چھلیڈی چاہ
ہی یہی تھی کہ وہ شہر کی لڑکی کا روپ اختیار کرے۔ اس کے پاؤں میں زنا
شوز تھے جو عام طور پر شہر کی لڑکیاں پہنتی ہیں۔ چھلیڈی قبرستان سے تی
تیز قدموں سے نکل کر سڑک کے بس سٹاپ پر آ گئی۔ جب ماڈل ٹاؤن
جانے والی بس آئی تو وہ اس میں سوار ہو گئی۔ چھلیڈی کی مٹھی میں پہلے ہ
سے ایک روپے کا نوٹ آ چکا تھا۔ اس نے کنڈکٹر سے ماڈل ٹاؤن کا ٹکٹ
لے لیا۔ جب بس ماڈل ٹاؤن کے ایک خاص بس سٹاپ پر رکی تو چھلیڈی
بس سے اتری اور نسطور جن جس کوٹھی میں رہتا تھا اس طرف چلنے لگی۔
دن کافی نکل آیا تھا۔ بچے سکول جا رہے تھے۔ عمران کی کوٹھی میں عمران
اور معطر سکول جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ ڈیڈی لان میں بیٹھے اخبار

پڑھ رہے تھے۔ عمران کی امی بچوں کو سکول جانے کے لئے تیار کرا رہی
تھی۔ چارلی ماموں کچن میں اپنے لئے رحمو بابا سے ناشتے کے واسطے خاص
پراٹھا پکوا رہے تھے۔ نسطور جن ابھی تک اپنے کمرے میں ہی تھا اور بستر
پر لیٹا اپنے دوست سانپ جن یاماگ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر وہ
شہر میں آ کر کہاں گم ہو گیا۔ خدا اس کی حفاظت کرے۔ کہیں وہ کسی
جادوگر سپیرے کے ہاتھ نہ آ گیا ہو۔

چھلیڈی اس وقت نسطور جن والی کوٹھی کے گیٹ کے قریب پہنچ
چکی تھی۔ چھلیڈی نے اتنا انتظام کر لیا ہوا تھا کہ اس کے جسم سے بدروح
کی بو نہ آئے۔ کیونکہ اس کی خاص بو سے نسطور جن اسے پہچان سکتا
تھا۔ کوٹھی کے گیٹ کے پاس آتے ہی چھلیڈی نے بڑے دردناک انداز
میں رونا شروع کر دیا۔ روتے روتے وہ گیٹ کے باہر بیٹھ گئی اور اپنی امی
اور ابو کو پکارنے لگی۔

"ہائے میری امی جی! ہائے ابو جی۔"

ڈیڈی نے ایک بارہ تیرہ سال کی بچی کو گیٹ پر بیٹھے درد بھری آواز
کے ساتھ روتے دیکھا تو جلدی سے اخبار ایک طرف رکھ کر اٹھے اور
چھلیڈی کے پاس آ کر پوچھا۔

"بیٹی تو کیوں رو رہی ہے۔ کیا بات ہے؟"

چھلیڈی بڑی مکاری سے روتی رہی۔

"ہائے میری امی جی' ہائے میرے ابو جی۔ تم کہاں ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ڈیڈی نے چھلیڈی کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر کر پوچھا۔

"بیٹی تم کون ہو؟ تمہارے امی ابو کہاں ہیں؟ کیا تم گم ہو گئی ہو؟"

چھلیڈی عیاری سے روتی چلی گئی۔ ڈیڈی اسے پیار سے چپ کرا ہوئے اٹھا کر اپنے ساتھ اندر لے آئے۔ اتنے میں عمران کی امی بھی آگ

"کون ہے یہ لڑکی؟"

"پتہ نہیں۔ بے چاری گم ہو گئی ہے شاید۔"

عمران کی امی نے چھلیڈی کو پیار کر کے پوچھا۔

"بیٹی تم کہاں سے آئی ہو؟ تمہارے گھر والے کہاں ہیں؟"

چھلیڈی نے چادر سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کراچی سے میرے انکل لائے تھے۔ سٹیشن پر وہ خدا جانے کہا چلے گئے۔ میں کیا کروں کہاں جاؤں۔ ہائے میری امی جی۔۔۔۔"

ڈیڈی نے پوچھا۔ "تمہارے امی ابو کراچی میں ہیں کہاں؟"

چھلیڈی نے کہا۔

"میرے امی ابو اللہ کے پاس چلے گئے ہیں میں انکل کے ساتھ کرا میں رہتی تھی۔ ہائے میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں؟"

ڈیڈی نے رحمو کو آواز دے کر کہا کہ بچی کے لئے دودھ لائے۔ انہو نے چھلیڈی کو دودھ پلایا۔ امی نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"بیٹی فکر نہ کرو۔ ہم تمہارے انکل کو تلاش کر لیں گے۔ جب تک تمہارے انکل مل نہیں جاتے تم ہمارے پاس ہی رہنا۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

چھلیڈی نے کہا۔

"میرا نام شمو ہے۔ پلیز مجھے انکل کے پاس لے جائیں۔"

ڈیڈی نے کہا۔ "گھبراؤ نہیں بیٹی ہم تمہارے انکل کو ڈھونڈ لیں گے۔ اخبار میں اشتہار دے دیں گے۔"

عمران اور معطر سکول جانے کے لئے تیار ہو کر باہر آئے تو ایک لڑکی کو امی اور ڈیڈی کے پاس بیٹھے دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے امی جان؟ ڈیڈی نے بتایا۔ بیٹا یہ کراچی سے لاہور آئی تھی اپنے انکل کے ساتھ۔ انکل سے بچھڑ گئی ہے۔ عمران نے کہا۔

"ڈیڈی! اس کو انکل کے پاس پہنچا دیں نا پلیز۔!"

ڈیڈی نے کہا۔

"ہاں بیٹا ہم اسے اس کے انکل کے پاس ضرور پہنچا دیں گے۔ تم سکول جاؤ۔"

معطر اور عمران سکول روانہ ہو گئے۔ رحمو بابا چھلیڈی کے لئے دودھ لے آیا۔ ڈیڈی اور امی نے بڑے پیار سے چھلیڈی کو دودھ پلایا۔ اسے ایک بار پھر حوصلہ دیا کہ وہ بالکل نہ گھبرائے۔ ڈیڈی کہنے لگے۔

"میں آج ہی ریڈیو پر گمشدگی کا اعلان کرواتا ہوں"۔

امی نے کہا۔ "اخبار میں بھی خبر شائع کرا دیں۔"

"ہاں بالکل۔"

امی کہنے لگیں۔ "میرا خیال ہے ہمیں تھانے بھی اطلاع کر دینی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاہیے۔"

ڈیڈی بولے۔ "ٹھیک ہے میں تھانے بھی اطلاع کئے دیتا ہوں۔"

امی نے چھلیڈی کو پیار سے اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آؤ شمو بیٹی منہ ہاتھ دھو لو۔ کوئی فکر نہ کرو اس گھر کو اپنا گھر سمجھو۔ جب تک تمہارے انکل نہیں مل جاتے ہم تمہیں اپنے پاس رکھیں گے۔"

ڈیڈی باہر جاتے ہوئے امی کے پاس آئے اور کہا۔

"شمو بیٹی! تمہیں کراچی والے اپنے گھر کا ایڈریس معلوم ہے؟"

چھلیڈی نے کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

"تم کراچی میں کون سے سکول میں پڑھتی تھیں؟"

چھلیڈی بولی۔ "میں سکول نہیں جاتی۔ ماسٹر صاحب گھر پر پڑھا آتے تھے۔"

"کوئی بات نہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

یہ کہہ کر ڈیڈی اخبار کے دفتر اور ریڈیو پر گم شدگی کا اعلان کروا کے لئے چلے گئے۔ عمران کی امی نے چھلیڈی کا منہ ہاتھ دھلا کرا اپنے پاس بٹھا کر ناشتہ کرایا پھر بستر پر لٹاتے ہوئے کہا۔

"شمو بیٹی اب تم آرام کرو۔ عمران کے ڈیڈی ریڈیو پر اعلان کرا گئے ہیں۔ شام تک تمہارے انکل کا ضرور پتہ چل جائے گا تمہارے انک

نام کیا ہے بیٹی؟"

چھلیڈی نے یونہی ایک نام بتا دیا اور یوں آنکھیں بند کر لیں جیسے سو گئی ہو۔ عمران کی امی نے کمبل چھلیڈی کے اوپر کیا اور دبے پاؤں کمرے سے نکل گئی۔

نسطور اپنے کمرے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آیا تو اس وقت چھلیڈی صوفے پر چپ چاپ بیٹھی تھی۔ ڈیڈی اور امی بھی موجود تھے۔ رحمو بابا میز پر سے برتن اٹھا رہا تھا۔ دوپہر ہو چکی تھی۔ نسطور نے چھلیڈی کو دیکھا تو بولا۔

"ارے بھائی صاحب یہ پیاری سی بچی کون ہے؟"

چھلیڈی نے غور سے نسطور جن کو دیکھا۔ اس نے بلی بن کر بھی نسطور کو دیکھا تھا۔ اب انسان کے روپ میں اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ فوراً پہچان گئی کہ یہی نسطور جن ہے۔ جب ڈیڈی نے اسے نسطور کہہ کر بلایا تو چھلیڈی کو پکا یقین ہو گیا کہ یہ نسطور جن ہی ہے۔ اب اسے یہ معلوم کرنا تھا کہ نسطور جن نے اپنا سلیمانی لاکٹ کہاں چھپایا ہوا ہے۔ ڈیڈی نے کہا۔

"نسطور بھائی! اس کا نام شمو ہے۔ اس کا انکل اسے کراچی سے لاہور لے کر آیا تھا۔ سٹیشن پر یہ بھیڑ میں کھو گئی۔ بے چاری گیٹ پر رو رہی تھی۔ ہم اسے اپنے پاس لے آئے ہیں۔"

امی نے کہا۔ "عمران کے ڈیڈی نے ریڈیو پر اعلان کرایا ہے۔ تھانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بھی اطلاع کر دی ہے۔ اخبار میں بھی خبر چھپ جائے گی۔ بے چاری بڑی معصوم بچی ہے۔ جب تک اس کے انکل نہیں مل جاتے یہ ہمارے پاس ہی رہے گی۔"

نسطور چھلیڈی کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

"گھبراؤ نہیں شمو بیٹی تمہارے انکل ضرور مل جائیں گے۔ پولیس پتہ نہ کر سکی تو میں تمہارے انکل کو ڈھونڈ لاؤں گا۔"

چھلیڈی نے اپنے جسم کی مردار بو کو غائب کر دیا ہوا تھا جس کی وجہ سے نسطور جن کو ذرا سا شک بھی نہ ہوا کہ یہ لڑکی اصل میں بدروح ہے۔ چھلیڈی کو نسطور جن کے جسم میں سے ہلکی ہلکی ایک خاص قسم کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔ یہ خوشبو بڑی خوشگوار تھی اور مسلمان جنوں کے جسم سے آیا کرتی تھی۔

چھلیڈی نے نسطور کا ہاتھ تھام کر کہا۔

"پلیز میرے انکل کو ضرور تلاش کر دیں۔"

نسطور نے بڑے پیار سے چھلیڈی کے سر کو چوما اور کہا۔

"انشاء اللہ تمہارا انکل ضرور مل جائے گا بیٹی۔"

چھلیڈی کا پروگرام بھی یہی تھا کہ وہ اس گھر میں رہ کر نسطور جن کے ساتھ باپ بیٹی والا پیار بڑھائے گی۔ اس کا اعتماد حاصل کرے گی اور پھر اس سے سلیمانی لاکٹ کا راز معلوم کرے گی۔ چھلیڈی نے اس طرح اپنا

سر نسطور جن کے ساتھ لگا دیا جس طرح ایک بیٹی باپ کے ساتھ اپنا سر لگایا کرتی ہے۔ نسطور جن کے دل میں بھی چھلیڈی کے لئے باپ کا پیار بیدار ہو گیا تھا۔ نیک لوگ بڑے بھولے اور معصوم ہوتے ہیں۔ انہیں دنیا کی چالاکیوں کا کچھ پتہ نہیں ہوتا اور نسطور جن تو بڑا ہی بھولا بھالا تھا۔ چھلیڈی نے اپنے جسم کی مردار بو بھی غائب کر رکھی تھی۔ نسطور کیسے سمجھتا کہ یہ لڑکی شمو اصل میں بدروح ہے۔

اس رات کو وہاں ایک ایسا واقعہ ہو گیا کہ جس نے چھلیڈی کا کام آسان کر دیا۔ اس رات گھر میں سب کو پتہ چل گیا کہ نسطور اصل میں کوہ قاف کا جن ہے انسان نہیں ہے۔

رات کو ایسا ہوا کہ جب آدھی رات گذر گئی تو چار ڈاکو کوٹھی کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گئے۔ معطر اور عمران اپنے کمرے میں سو رہے تھے۔ ڈیڈی اور امی اپنے کمرے میں سو رہے تھے۔ رحمو بابا کچن میں سو رہا تھا۔ شمو یعنی چھلیڈی بھی عمران معطر کے کمرے میں ہی قالین پر کمبل اوڑھے لیٹی ہوئی تھی۔ وہ جاگ رہی تھی۔ اتنے میں باہر کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ نسطور اوپر اپنے چھوٹے سے کمرے میں پلنگ پر لیٹا جاگ رہا تھا اور اپنے گمشدہ دوست سانپ جن یاماگ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

چاروں ڈاکوؤں کے پاس کلاشنکوفیں تھیں۔ ایک ڈاکو نے کلاشنکوف کا برسٹ مار کر ڈرائنگ روم کے دروازے کا تالا توڑ دیا اور چاروں ڈاکو اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھس آئے۔ اندر آتے ہی دہشت پھیلانے کے لئے ڈاکوؤں نے ایک
برسٹ فائر کیا۔ ڈیڈی اور امی گھبرا کر ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ معطر عم
کی بھی آنکھ کھل گئی۔ نسطور بھی جلدی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آگ
ڈاکوؤں نے کلاشنکوفوں کا رخ ڈیڈی اور امی کی طرف کر دیا۔ ایک ڈاکو
جو ان کا سردار لگتا تھا چلا کر کہا۔

"زمین پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ جاؤ۔ تجوری کی چابیاں کہاں ہیں؟"

امی بے چاری کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ ڈیڈی نے ہمت نہیں ہار
تھی۔ کہنے لگے۔

"ہمارے گھر میں کوئی تجوری نہیں ہے۔ اتنے پیسے ہی نہیں ہوتے
تجوری کی ضرورت پڑے۔"

ڈاکو نے ڈیڈی کے کاندھے پر زور سے کلاشنکوف کا بٹ مارا۔ ڈیڈ
ایک طرف گر پڑے۔ اتنے میں نسطور جن بھی وہاں آ گیا۔ اس
ڈاکوؤں سے کہا۔

"بھائی صاحب! کیوں انھیں پریشان کر رہے ہیں۔ یہ سچ کہتے ہیں ا
گھر میں کوئی تجوری نہیں ہے۔"

اب عمران معطر اور چھلیڈی بھی اندر آ گئے۔ رحمو بابا بھی ڈر
ڈرتے آ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اور اللہ میاں سے دعائیں مانگنے لگا۔
سمجھ گیا تھا کہ قاتل ڈاکو گھر میں گھس آئے ہیں۔ کہیں خون خرابہ نہ
جائے۔ ایک ڈاکو نے جھپٹ کر معطر کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اس

سر کے ساتھ کلاشنکوف لگا کر بولا۔

"اگر تجوری کی چابی نہیں دو گے تو اس کو ہلاک کر ڈالوں گا۔"

امی کی چیخ نکل گئی۔

"خدا کے لئے میری معطر بیٹی کو کچھ نہ کہنا۔ الماری میں میری سونے کی چوڑیاں اور ایک ہزار روپے کے نوٹ پڑے ہیں وہ لے لو اور اسے چھوڑ دو۔"

ڈیڈی نے کہا۔ "ہم امیر لوگ نہیں ہیں۔"

ڈاکوؤں کے سردار نے گالی دے کر کہا۔

"تم جھوٹ بولتے ہو۔"

نسطور ابھی تک اپنے آپ کو بڑی مشکل سے سنبھالے ہوئے تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی پر اس کے جن ہونے کا راز کھلے۔ مگر وہاں صورت حال ایسی پیدا ہو گئی تھی کہ نسطور کے لئے اپنا راز چھپانا مشکل نظر آ رہا تھا۔ پھر بھی اس نے بڑے تحمل کے ساتھ ڈاکوؤں کے سردار سے کہا۔

"بھائی صاحب آپ گالی تو نہ دیں۔ ہم شریف لوگ ہیں اور یہاں خواتین بھی ہیں۔"

ڈاکوؤں کے سردار کو کیا پتہ تھا کہ ان کے سامنے ایک عام آدمی نہیں بلکہ ایک جن کھڑا ہے۔ اس نے کلاشنکوف کی نالی نسطور جن کی طرف کر دی اور غصہ کھا کر پوچھا۔

"تم ان کے ماما لگتے ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور جن نے پھر بھی بڑے صبر کے ساتھ کہا۔

"بھائی صاحب! چلو مجھے ان سب کا ماموں ہی سمجھ لو۔ کسی کے گھ[illegible] میں گھس کر ڈاکے مارنا بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ قانون کے بھی خلاف [illegible] برائے مہربانی یہاں سے واپس چلے جائیں خدا سے اپنے گناہوں کی معا[illegible] مانگیں آئندہ برے کاموں سے توبہ کریں اور معطر کو چھوڑ دیں۔"

سردار نے ایک قہقہہ لگایا۔ دوسرا ڈاکو بولا۔

"سردار! اس کو مزا چکھاؤ۔ یہ کوئی مولوی لگتا ہے۔"

ڈاکوؤں کے سردار نے معطر کو اور زیادہ دبوچ لیا۔ معطر کی چیخ نکل گئی۔ امی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"خدا کے لئے میری بچی کو چھوڑ دو۔"

نسطور کو کچھ کچھ غصہ لگا۔ اس نے امی سے کہا۔

"بھابھی یہ تو گھٹیا لوگ ہیں ان کے آگے فریاد نہ کرو۔ فریاد کرنی [illegible] تو خدا سے کریں۔"

چوتھا ڈاکو جو کلاشنکوف لئے ڈیڈی اور عمران کے سر پر کھڑا تھا کہنے لگا۔

"سردار! منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ ان کو ختم کرو اور گھر کی تلاشی لو۔ یہاں بڑا مال ملے گا۔"

سردار نے نسطور کی طرف گھور کر دیکھا اور بڑے رعب سے کہا۔

"نکالو مال کہاں ہے؟ نہیں تو ابھی فائر کر کے تمہیں اڑا دوں گا۔"

نسطور ہنس کر بولا۔

"لگتا ہے تم پر میری نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔"

چھلیڈی بھی عمران کے پاس بیٹھی یہ تماشا دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ نسطور بہت طاقتور جن ہے وہ ابھی انہیں طاقت دکھائے گا۔ ڈیڈی نے کہا۔

"نسطور بھائی آپ چپ رہیں۔ یہ لوگ آپ کی بات نہیں سنیں گے۔"

پھر ڈاکوؤں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب یقین کریں ہمارے گھر میں روپیہ پیسہ بالکل نہیں ہے۔ بیگم کی سونے کی چوڑیاں اور ایک ہزار روپے الماری میں پڑے ہیں وہ لے لیں اور میری بچی کو چھوڑ دیں۔"

سردار ڈاکو نے ڈیڈی کو بھی گالی نکال دی۔ نسطور جن نے ڈانٹ کر کہا۔

"بھائی صاحب گالی مت دیں۔ یہ بری بات ہے۔"

سردار ڈاکو اب وہ غلطی کر بیٹھا جو اسے کبھی نہیں کرنی چاہیے تھی۔ اس نے نسطور جن کو بھی گالی دے دی۔ نسطور کا خون ایک دم کھول اٹھا۔ اس نے آگے بڑھ کر سردار ڈاکو کی کلاشنکوف پکڑ لی۔ ڈاکو نے فائر کر دیا۔ کلاشنکوف کی نالی اس وقت نسطور جن کے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ ایک زبردست دھماکہ ہوا بلکہ چار پانچ دھماکے ہوئے اور کلاشنکوف کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پورا برسٹ نسطور جن کے سینے سے نکل گیا۔ ڈیڈی امی کی چیخ نکل گئی۔ مگر سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ نسطور اسی طرح اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ نہ اس کے سینے سے خون نکلا نہ اس کے سینے پر گولیوں کا کوئی زخم آیا۔ سردار ڈاکو کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ نسطور جن نے ڈاکوؤں کے سردار سے کلاشنکوف چھین کر پرے پھینک دی۔ اب دوسرے ڈاکوؤں نے نسطور جن پر فائرنگ کر دی۔ سب ڈاکوؤں کی گولیاں نسطور جن کے جسم سے آکر ٹکراتی رہیں اور ٹکرا ٹکرا کر سب کی آنکھوں کے سامنے قالین پر گرتی گئیں۔

نسطور جن اب سخت غصے میں آگیا ہوا تھا۔ وہ پورے جلال میں تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے ایک ڈاکو کو اور دوسرے ہاتھ سے دوسرے ڈاکو کو گردن سے پکڑ کر اوپر اچھالا اور وہ دونوں الٹے ہو کر چھت کے ساتھ لٹکنے لگے۔ باقی دو ڈاکو باہر کو بھاگے تو نسطور جن نے ان کی طرف بازو بڑھا کر کہا۔

"پتھر بن جاؤ بدکار انسانو!"

اور دونوں ڈاکو دروازے کے پاس دوڑتے دوڑتے پتھر کے بت بن گئے۔ ڈیڈی' عمران' معطر' رحمو بابا اور امی یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے صرف چھلیڈی کو حیرانی نہیں ہو رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ نسطور ایک جن ہے۔ طاقتور جن ہے۔ وہ اگر چاہتا تو ان چاروں ڈاکوؤں کی انگلی کے اشارے سے گردنیں اڑا سکتا تھا۔ دو ڈاکو ڈرائنگ روم کے دروازے کے

پاس پتھر بن کر کھڑے تھے۔ دو ڈاکو چھت کے ساتھ اس طرح الٹے لٹک رہے تھے کہ جیسے چھت پر کسی نے ان کی ٹانگیں پکڑ رکھی ہوں۔

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں نسطور جن ہوں

ڈیڈی، امی، معطر، رحمو اور عمران کے تو حیرت کے مارے منہ کھ
ہوئے تھے۔ کبھی وہ پتھر بنے ہوئے ڈاکوؤں کو دیکھتے۔ کبھی چھت پر الٹے لٹ
ہوئے ڈاکوؤں کو دیکھتے۔ ان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ کسی انسان کے پا
اتنی طاقت بھی ہو سکتی ہے کہ وہ دوڑتے ہوئے آدمی کو ایک اشارے ۔
پتھر کر دے اور ایک اشارے سے آدمی کو چھت پر الٹا لٹکا دے جبکہ ال
لٹکے ہوئے آدمیوں کے پاؤں بھی رسی سے نہ بندھے ہوئے ہوں۔ چھت
کے ساتھ الٹا لٹکے ہوئے ڈاکو دہائی دے رہے تھے۔

"خدا کے لئے ہمیں معاف کر دو۔ ہماری توبہ۔ ہمارے باپ کی بھ
توبہ۔ ہم کبھی گناہ نہیں کریں گے۔ بہن جی ہمیں معاف کر دیں۔ بھائی جا
ہماری جان بخش دیں۔"

نسطور جن اب پورا جن بن کر قالین پر کھڑا تھا اور ہاتھ اوپر اٹھا کر
کہہ رہا تھا۔

"تمہیں پوری پوری سزا ملے گی۔ تم بچوں اور عورتوں پر ظلم کرتے

ہو۔ لوگوں کے گھروں میں گھس کر ان کا مال لوٹتے ہو۔ ان کو قتل کرتے ہو۔ تم نے تو مجھ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔"

ڈیڈی اٹھ کر نسطور جن کے پاس آیا۔ اس نے کہا۔

"نسطور بھائی ان کو ہم پولیس کے حوالے کریں گے۔ میں ابھی فون کر کے پولیس کو بلاتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔"

یہ کہہ کر نسطور جن نے اوپر اشارہ کیا۔

"گر پڑو نیچے۔"

چھت کے ساتھ لٹکے ہوئے دونوں ڈاکو چھت سے الگ ہو گئے مگر وہ دھڑام سے سر کے بل گرنے کی بجائے آہستہ آہستہ نیچے آ گئے اور فرش پر آ کر اپنے آپ سیدھے ہو گئے۔ ان کا خوف کے مارے برا حال تھا۔ تھرتھر کانپ رہے تھے۔ نسطور جن ان ڈاکوؤں کے پاس گیا جو پتھر بن چکے تھے۔ اس نے دونوں کے سروں پر ایک ایک تھپڑ مار کر کہا۔

"زندہ ہو جاؤ الو کے پٹھو!"

دونوں ڈاکوؤں میں پھر سے جان پڑ گئی۔ وہ بھی دہشت کے مارے کانپ رہے تھے۔ ڈیڈی نے پولیس کو فون کر دیا۔ چاروں ڈاکو قالین پر سر جھکائے بیٹھے تھے۔ ان میں اتنی طاقت بھی نہ رہی تھی کہ اٹھ کر دو قدم چل سکتے۔ وہ ابھی تک خوف زدہ تھے اور کانپ رہے تھے۔ اتنے میں پولیس آ گئی۔ نسطور نے چاروں ڈاکوؤں کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور اور ڈیڈی کا بیان لیا اور ڈاکوؤں کو گھسیٹتی ہوئی باہر لے گئی۔

پولیس کے جاتے ہی ڈیڈی، امی عمران اور معطر نے نسطور سے پوچھنا شروع کر دیا کہ اصل میں وہ کون ہے؟ کیا اس کے پاس کوئی جادو ہے؟ نسطور نے سب کو بٹھا لیا اور بولا۔

"بھائی صاحب اور بھابی جان! جب تک یہ راز چھپا سکتا تھا میں نے چھپائے رکھا۔ اب مجبوراً مجھے راز کھولنا پڑ گیا۔ اگر ڈاکو گھر میں نہ گھستے تو شاید میں یہ راز آپ کو کبھی نہ بتاتا۔ اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں انسان نہیں ہوں۔ میں کوہ قاف کا جن ہوں اور نام میرا نسطور ہی ہے۔ لیکن میں مسلمان جن ہوں۔"

ڈیڈی خوش ہو کر بولے۔

"بھئی تمہیں تو خدا نے ہمارے پاس رحمت کا فرشتہ بنا کر بھیج دیا ہے۔ مجھے تو اسی روز شک پڑ گیا تھا جب تم نے گاڑی کا نیا نٹ بولٹ پیدا کر کے لگایا تھا۔"

امی نے کہا۔ "اور میری کئی دنوں کی کھوئی ہوئی انگوٹھی مجھے ڈھونڈ دی تھی۔"

عمران اور معطر نے ہنس کر کہا۔

"انکل نسطور جن ہیں۔ ہمارے انکل جن ہیں۔"

نسطور نے معطر کو پیار کیا اور کہا۔

"مگر بیٹی یہ راز اس گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ آپ سب اس

وقت بیٹھے ہیں مجھ سے وعدہ کریں کہ یہ راز کسی کو نہیں بتائیں گے کہ میں اصل میں کوہ قاف کا جن ہوں۔"

سب نے نسطور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ایک زبان ہو کر کہا۔

"ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کسی کو نہیں بتائیں گے کہ انکل نسطور جن ہیں۔"

چھلاڈی نے بھی ہاتھ رکھ کر وعدہ کیا۔ مگر دل میں وہ بڑی خوش تھی کہ جو کام اس نے کرنا تھا وہ نسطور نے خود کر دیا۔ عمران کہنے لگا۔

"چارلی ماموں کو بھی نہ بتائیں کیا؟"

نسطور بولا۔ "جس کو معلوم نہیں ہے اسے نہ بتائیں چارلی ماموں کو ابھی نہ بتائیں۔ جب وقت آئے گا تو میں خود بتا دوں گا۔"

عمران بولا۔ "انکل نسطور! ہمیں کسی بادشاہ کا خزانہ لا دیں۔"

معطر نے کہا۔ "مجھے کابل کے انگور لا دیں۔ جن تو سب کچھ لے آتے ہیں۔"

نسطور بولا۔ "بچو! میں مسلمان جن ہوں اور مسلمان جن کبھی کوئی ناجائز کام نہیں کرتے۔ کوئی کام قانون کے خلاف نہیں کرتے۔ ہاں اگر آپ کو کسی نے ناجائز تنگ کیا تو میں اس کی ایسی خبر لوں گا کہ وہ ساری عمر یاد رکھے گا۔ جس طرح آج کے یہ ڈاکو مجھے ساری عمر نہیں بھولیں گے۔"

ڈیڈی نے سوال کیا۔

"نسطور بھائی آپ کوہ قاف سے کیوں آ گئے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے اپنی عینک کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"بھائی صاحب! کوہ قاف میں میری نظر کمزور ہو گئی تھی۔ کوہ قاف ... ایک قانون ہے کہ اگر کسی جن کی نظر کمزور ہو جائے تو اس کو موت کی ... سنا دی جاتی ہے۔ کیونکہ نظر کمزور ہونے سے کوہ قاف کے نظام میں گڑ... پیدا ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ مجھے بھی شاہ جنات نے موت کی سزا د... تھی۔ پھر میری جان بخشی کر دی اور مجھے جلا وطن کر دیا۔ میں جس دوست یاماگ کی بات کیا کرتا ہوں نا' وہ بھی کوہ قاف سے میرے ساتھ آ گیا تھا مگر دریا کے پل کی طرف معلومات لینے کے لئے گیا کہ یہ کونسا شہر ہے کہ ... جانے کہاں کھو گیا۔"

امی نے کہا۔

"نسطور بھائی! جن تو غیب کا حال معلوم کر سکتے ہیں۔ پھر آپ ... اپنے دوست یاماگ کا کیوں نہ پتہ چلا کہ وہ کہاں ہے۔"

نسطور بولا۔ "بھابی! یہاں انسانوں کی دنیا میں آ کر ہم سے کچھ طاقتیں چھین لی جاتی ہیں۔ میں غیب کا حال معلوم نہیں کر سکتا۔ مجھے اپ... دوست یاماگ جن کا خود ہی پتہ چلانا پڑے گا۔"

نسطور نے ان لوگوں کو یہ بالکل نہ بتایا کہ یاماگ جن اصل میں سانپ جن ہے اور یہ بھی نہ بتایا کہ اس کی طاقت کا راز اس کے سلیمانی لاکٹ میں ہے جو اس نے اپنے بازو پر باندھا ہوا ہے۔ وہ یہ دونوں راز اپنے تک ہی رکھنا چاہتا تھا۔ عمران نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"انکل نسطور اب آپ ہمارے گھر ہی رہیں گے۔ ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے۔"

امی، معطر اور ڈیڈی نے بھی کہا کہ ہاں نسطور بھائی اب آپ ہمارے پاس ہی رہیں۔ نسطور ہنس کر بولا۔

"بھائی صاحب! ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن ایک بات ہے کہ میرا بھی عمران بیٹے اور معطر بیٹی کے ساتھ بڑا جی لگ گیا ہے۔"

سب خوش ہو کر تالیاں بجانے لگے۔ عمران اٹھ کر ناچنے لگا۔ معطر نے نسطور انکل کے گلے میں بانہیں ڈال دیں اور کہا۔

"نسطور انکل زندہ باد! زندہ باد!"

سب زندہ باد کے نعرے لگانے لگے۔ نسطور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا بھئی میں آپ کے پاس ہی رہوں گا۔ مگر اب سب لوگ جا کر آرام کریں۔ صبح عمران اور معطر نے سکول بھی جانا ہے۔

اس کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کے لئے چلے گئے۔ چھلیڈی بھی معطر اور عمران کے کمرے میں قالین پر کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔ اب اس نے اپنی دوسری ترکیب پر عمل کرنا تھا۔ اسے نسطور جن کے ساتھ بیٹی کی طرح محبت جتا کر اس سے یہ پوچھنا تھا کہ اس کی طاقت کا راز کس میں ہے۔

چھلیڈی کے بارے میں ڈیڈی نے جو ریڈیو پر اعلان کرایا تھا اور اخبار میں خبر دی تھی اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ چھلیڈی کو لینے کوئی نہ آیا۔ آتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی کون۔ چھلیڈی کا تو کوئی انکل ہی نہیں تھا۔ اس نے تو سب جھوٹ بولا تھا۔ جب ایک ہفتہ گذر گیا اور چھلیڈی کے انکل کا کچھ پتہ نہ چلا تو ڈیڈی کہنے لگے۔

"بھئی شمو بیٹی کے انکل کی کوئی خبر نہیں مل رہی۔"

امی نے کہا۔ "جب تک اس کا کوئی وارث نہیں آ جاتا ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بچی کو اپنے پاس ہی رکھیں۔"

نسطور نے بھی یہی کہا کہ بے چاری معصوم لڑکی شمو کو ہم اکیلی گھر سے باہر نہیں نکال سکتے۔ چھلیڈی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ ان لوگوں کو کیسا بے وقوف بنایا۔ نسطور جن بھولا بھالا جن تھا۔ اس کو غیب کا حال بھی معلوم نہیں تھا۔ وہ صرف کسی جن کے بارے میں بتا سکتا تھا کہ یہاں کوئی جن رہتا ہے۔ اگر چھلیڈی نے اپنی بو غائب نہ کر رکھی ہوتی تو وہ اس کی بو پا کر فوراً سمجھ جاتا کہ یہ لڑکی کوئی بدروح ہے۔ مگر چھلیڈی نے تو اسی واسطے اپنے بدروح ہونے کی ساری نشانیاں غائب کر دی تھیں کہ نسطور ہوشیار نہ ہو جائے۔

چھلیڈی نے گھر کا سارا جھاڑ پونچھ کا کام سنبھال لیا۔ وہ برتن بھی صاف کر دیتی۔ فرنیچر صاف کرتی۔ بازار سے سودا لے آتی۔ سب سے زیادہ اس نے نسطور جن کی خدمت شروع کر دی۔ تاکہ اس کے دل پر اپنا اثر جما سکے۔ وہ نسطور جن کے کپڑے خود دھوتی۔ انہیں خود استری کرتی۔ اس کے لئے چائے بنا کر اوپر والے کمرے میں لے جاتی۔ اسے باغیچے سے

پھول توڑ کر گلدستہ بنا کر دیتی۔ اس کے جوتے صاف کرتی۔ نسطور اسے بہت منع کرتا کہ شمو بیٹی میری اتنی خدمت نہ کیا کرو۔ مگر شمو یعنی چھلیڈی کہتی۔

"انکل! آپ کی شکل میرے ابو سے بہت ملتی ہے۔ میں تو آپ کو اپنا ابو ہی سمجھتی ہوں۔"

نسطور کے دل میں چھلیڈی کے لئے محبت اور پیار اور زیادہ بڑھ جاتا۔ نسطور جن بھی چھلیڈی کو اپنی بیٹی کی طرح پیار کرنے لگا تھا۔ ایک دن چھلیڈی نسطور کے کمرے میں آئی۔ نسطور جن اپنے گم شدہ دوست یاماگ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ نہ جانے کہاں کھو گیا ہے۔ چھلیڈی نسطور کے لئے چائے بنا کر لائی تھی۔ نسطور جن بولا۔

"واہ بھئی واہ ہماری بیٹی شمو ہمارے لئے چائے بنا کر لائی ہے۔ آؤ میرے پاس بیٹھ جاؤ۔"

چھلیڈی نسطور جن کے پاس بیٹھ گئی۔ نسطور چائے پینے لگا۔

"ویری گڈ! ہماری بیٹی نے کتنی اچھی چائے بنائی ہے۔"

چھلیڈی نے دیکھا کہ موقع بڑا اچھا ہے۔ کہنے لگی۔

"انکل نسطور! میری امی مجھے جن پریوں کی کہانیاں سنایا کرتی تھی۔ وہ کہا کرتی تھی کہ جن کی طاقت کسی خاص چیز میں ہوتی ہے۔ اگر وہ چیز گم ہو جائے تو جن کی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ انکل! آپ بھی جن ہیں۔ آپ کی طاقت کس میں ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور جن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹی! تم اس کی فکر کیوں کرتی ہو۔ میری طاقت جس چیز میں ہے وہ ہر وقت میرے پاس رہتی ہے اسے کوئی نہیں چھین سکتا۔"

چھلیڈی مکاری سے کام لیتے ہوئے رونے لگی۔ نسطور نے جلدی سے چھلیڈی کے سر پر پیار کیا۔

"ارے ہماری بیٹی رونے کیوں لگی؟"

چھلیڈی نے آنسو پونچھ کر کہا۔

"انکل! میں اس لئے روتی ہوں کہ اگر خدا نہ کرے کسی نے وہ چیز چھین لی تو پھر کیا ہو گا۔ میں اپنے پیارے انکل نسطور کو کہاں تلاش کرتی پھروں گی؟"

نسطور جن چونکہ بھولا بھالا جن تھا' وہ مکار چھلیڈی کی باتوں میں آ گیا۔ جلدی سے بازو پر سے قمیض ہٹا کر چھلیڈی کو اپنے بازو پر بندھا سلیمانی لاکٹ دکھایا اور بولا۔

"یہ دیکھو میری طاقت اس سلیمانی لاکٹ میں ہے یہ ہر وقت میرے بازو کے ساتھ بندھا رہتا ہے تم بے فکر ہو جاؤ۔"

مکار چھلیڈی نے سلیمانی لاکٹ کو غور سے دیکھا۔ اس کے بعد پھر رونا شروع کر دیا۔ نسطور جن پیار سے اسے چپ کرانے لگا۔ چھلیڈی نے روتے ہوئے کہا۔

"انکل! میرا دل کہتا ہے کہ کوئی دشمن آپ کے لاکٹ کے پیچھے لگا ہوا

ہے۔ میں نے رات کو خواب میں بھی دیکھا تھا کہ ایک بڑے بڑے سینگوں والا جن آپ کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ لاکٹ کو بازو سے اتار کر گھر میں کسی جگہ چھپا دیں۔ اس طرح اگر دشمن آپ پر حملہ بھی کرے گا تو آپ سے لاکٹ نہ چھین سکے گا۔"

بھولا بھالا نسطور جن چھلیڈی کی باتوں میں آ گیا۔ وہ سوچنے لگا واقعی شمو بیٹی ٹھیک کہتی ہے۔ ہو سکتا ہے کوئی دشمن اس کے پیچھے لگا ہوا ہو۔ اتنا وہ جانتا تھا کہ جادوگر سامری کوہ قاف کے شاہ جنات کا دشمن ہے اور کوہ قاف کے ہر نیک جن کو اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اگر وہ سلیمانی لاکٹ کو گھر میں کسی خفیہ جگہ پر چھپا دے تو اس طرح لاکٹ محفوظ رہے گا۔ کہنے لگا۔

"بیٹی شمو کہتی تو تم ٹھیک ہی ہو۔ میرے دشمن جن بہت ہیں۔ اگر کسی کا طلسم مجھ پر چل گیا تو وہ میرا لاکٹ اتار کر لے جائے گا۔"

چھلیڈی نے تیر نشانے پر لگتا دیکھا تو آنسو پونچھ کر جلدی سے بولی۔

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں انکل! پلیز آپ لاکٹ کسی محفوظ جگہ پر چھپا دیں۔"

"مگر کس جگہ چھپاؤں؟" نسطور نے پوچھا۔

چھلیڈی نے پہلے ہی سب کچھ سوچ رکھا تھا۔ کہنے لگی۔

"انکل آپ ایسا کریں۔ کوٹھی کے پیچھے جو سٹور ہے نا؟ جہاں گھر کی ٹوٹی پھوٹی چیزیں پڑی رہتی ہیں لاکٹ وہاں چھپا دیں۔ وہاں کوئی نہیں جاتا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سٹور بند پڑا رہتا ہے۔"

"ہاں" بھولا بھالا نسطور خوش ہو کر بولا۔ "یہ تم نے بالکل ٹھ
کہا۔ سٹور روم میں کبھی کوئی نہیں جاتا۔ وہاں لاکٹ بالکل محفوظ پڑا ر
گا۔ مگر تم کسی کو بتانا مت۔"

"میں کسی کو نہیں بتاؤں گی انکل۔"

چھلیڈی نے خوش ہو کر کہا۔

"تو چلو ابھی چل کر لاکٹ چھپا دیتے ہیں۔"

اس وقت گھر میں امی' ڈیڈی' معطر اور عمران میں سے کوئی بھی نہ
تھا۔ نسطور چھلیڈی کو لے کر کوٹھی کے پیچھے سٹور روم میں آ گیا۔ سٹ
روم میں بڑا کاٹھ کباڑ پڑا تھا۔ نسطور نے اپنا سلیمانی لاکٹ اتار کر ہا
میں تھام رکھا تھا۔ کہنے لگا۔

"یہاں کس جگہ چھپاؤں لاکٹ؟"

کونے میں عمران اور ڈیڈی کے پرانے ٹوٹے ہوئے جوتے پڑے تھ
نسطور نے ایک جوتے کو اٹھا کر جھاڑا اور بولا۔

"اس جوتے میں لاکٹ کو چھپا دیتا ہوں۔ اس جوتے کو تو یہاں
کوئی بھی نہیں لے جائے گا۔"

نسطور نے لاکٹ رومال میں لپیٹ کر پرانے جوتے کے اندر آگے
کے رکھ دیا۔ پھر جوتے کو دوسرے جوتوں کے ساتھ وہیں رہنے دیا۔ بھ
بھالا نسطور بڑا خوش ہو کر بولا۔

"شمو بیٹی یہ تم نے مجھے بڑی اچھی ترکیب بتائی۔ اب مجھ سے کوئی بھی دشمن لاکٹ نہیں چھین سکے گا۔"

چھلیڈی نے کہا۔

"اب میں بھی بڑی خوش ہوں انکل نسطور! اب میرے انکل کی طاقت کوئی نہیں چھین سکے گا۔"

"چلو اب واپس چلتے ہیں۔ مگر ہاں۔ گھر میں کسی کو نہ بتانا کہ میں نے اپنا لاکٹ یہاں چھپایا ہے۔ میں کبھی کبھی یہاں آ کر اپنا لاکٹ دیکھ جایا کروں گا۔"

چھلیڈی بولی۔ "توبہ توبہ انکل۔ میں بھلا کسی کو کیوں بتاؤں گی۔"

"شاباش! آؤ چلتے ہیں۔"

نسطور اپنے کمرے میں چلا گیا اور چھلیڈی یونہی گھر کی صفائی میں لگ گئی۔ مگر اب وہ وہاں سے نکل بھاگنے کا پروگرام بنا رہی تھی۔ وہ جس کام کے لئے اس گھر میں آئی تھی وہ کام اس نے پورا کر دیا تھا۔ اس وقت گھر میں ڈیڈی' امی' عمران وغیرہ نہیں تھے۔ چھلیڈی کے لئے بھاگ جانے کا بڑا اچھا موقع تھا۔ اس نے رحمو بابا کو کہا کہ سرف ختم ہو گیا ہے میں بازار سے لینے جا رہی ہوں۔ رحمو نے کہا۔ بیٹی تم نہ جاؤ میں لے آؤں گا۔ مگر چھلیڈی نہ مانی اور کوٹھی سے نکل گئی۔ باہر آتے ہی وہ کوٹھی کے پچھواڑے گئی۔ آسمان کی طرف دیکھ کر زور سے پھنکار ماری اور غائب ہو گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر اور چڑیل بل بتوڑی اپنے غار میں الو کی کھوپڑی سامنے رکھے
کوئی منتر پڑھ رہے تھے کہ اچانک چھلیڈی ظاہر ہو گئی۔ بل بتوڑی نے
اس کی طرف دیکھا۔

"اری مردے کھانی تو اتنی جلدی کیسے آ گئی۔"

چھلیڈی نے کہا۔ "آپا بل بتوڑی اپنا وعدہ پورا کرو مجھے کھانے کے
لئے چار پرانے مردے دو میں تمہارا کام کر آئی ہوں۔"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی بڑے خوش ہوئے۔

"اچھا! تو بتا سلیمانی لاکٹ کوٹھی میں کس جگہ پر ہے؟"

چھلیڈی نے انہیں بتا دیا کہ نسطور نے سلیمانی لاکٹ بازو سے ا
کر کوٹھی کے سٹور روم میں پرانے جوتے کے اندر رکھا ہے۔ چڑیل ب
بتوڑی نے خوشی سے چیخ ماری اور کہا۔

"بس جادوگر حامون اب جلدی چل۔ ہم ابھی پرانے جوتے لے
شیشے کے برتن بیچنے والوں کا بھیس بدل کر جاتے ہیں۔"

جادوگر حامون بولا۔ "ہاں تم ٹھیک کہتی ہو۔ ہمیں دیر نہیں کر
چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نسطور کے دل میں کوئی خیال آ جائے اور
وہاں سے لاکٹ اٹھا کر دوبارہ اپنے بازو پر باندھ لے! ابھی دن کا وقت
اور چھلیڈی نے بتایا کہ گھر میں ڈیڈی امی بھی نہیں ہیں۔"

چھلیڈی بولی۔ "ابھی نہ جاؤ۔ ابھی نسطور جن گھر پر ہی ہے۔ میں
کر دیکھتی ہوں۔ اگر وہ گھر سے نکل گیا ہو گا تو میں تمہیں خبردار کر دوں گ

پھر تم چلے جانا۔"

"یہ ٹھیک ہے۔" حامون جادوگر نے کہا۔ "جلدی جاؤ۔"

چھلیڈی اسی وقت غائب ہو کر عمران کی کوٹھی کے باہر پہنچ گئی۔ وہاں
جاتے ہیں اس نے کالی بلی کا روپ بدلا اور کوٹھی کے گیٹ کے سامنے
درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔

اس وقت دوپہر کا وقت تھا۔ ڈیڈی امی کسی رشتے دار کے ہاں گئے
ہوئے تھے۔ عمران اور معطر ٹیوشن پڑھنے گئے ہوئے تھے۔ نسطور اپنے
کمرے میں تھا۔ بیٹھے بیٹھے نسطور کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ ایک بار پھر
دریا کے پل پر جا کر اپنے دوست یاماگ سانپ کو تلاش کرے۔ اب تو اس
نے عینک لگوا لی ہے وہ اسے دور سے بھی دیکھ لے گا۔ جو بات قسمت میں
لکھی ہوتی ہے وہ ہو کر ہی رہتی ہے۔ نسطور کمرے سے نیچے اتر کر رحمو
کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"رحمو بابا! میں ذرا دریا تک جا رہا ہوں جلدی واپس آجاؤں گا۔"

رحمو بابا نے کہا۔

"نسطور بھائی! اپنا خیال رکھنا۔"

نسطور نے ہنس کر کہا۔

"فکر نہ کرو رحمو میں جن ہوں۔ کوئی عام انسان نہیں ہوں۔"

اتنا کہہ کر نسطور نے چٹکی بجائی اور غائب ہو گیا۔ سلیمانی لاکٹ میں
یہ خاص بات بھی تھی کہ اگر لاکٹ نسطور کے قبضے میں ہے اور اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لاکٹ کو اپنی مرضی سے چاہے کسی ویران جگہ پر ہی کیوں نہ دبا رکھا ہو
اس کی طاقت نسطور کے پاس ہی رہتی تھی۔ لیکن اگر لاکٹ کسی د
کے قبضے میں چلا جاتا ہے، تو نسطور جن کی طاقت ختم ہو جاتی تھی۔ ا
وقت لاکٹ کوٹھی کے سٹور روم میں تھا اور نسطور جن کا اس پر قبضہ
چنانچہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ لاکٹ نسطور کے بازو کے سا
بندھا ہوا ہے یا نہیں۔ نسطور کو غائب ہوتے، سامنے درخت پر بلی ک
روپ میں بیٹھی ہوئی چھلیڈی نے بھی دیکھ لیا تھا۔ جونہی نسطور ج
غائب ہوا، چھلیڈی بھی پھنکار مار کر درخت پر سے غائب ہو گئی۔ وہ سید
جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی کے غار میں گئی اور انہیں بتایا کہ ا
وقت موقع ہے۔ نسطور بھی چلا گیا ہے۔ گھر میں صرف نوکر رحمو ہی ہے

"آپا بل بتوڑی! اب میرے چار مردے مجھے دو۔"

چھلیڈی یہ کہہ کر بل بتوڑی کی طرف دیکھنے لگی۔ بل بتوڑی چڑ
نے چیخ مار کر ہوا میں اپنا لمبے ناخنوں والا ہاتھ لہرایا اور دوسرے لمحے غا
میں چھلیڈی کے آگے زمین پر چار مردے پڑے تھے۔ جادوگر حامون بولا۔

"چھلیڈی مردے کھانی تو اب یہاں بیٹھ کر ان کا ناشتہ کر ہم سلیما
لاکٹ لینے جاتے ہیں۔"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی چڑیل نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ ک
ایک ہی وقت میں چیخ ماری اور دونوں غائب ہو گئے۔ جب وہ ظاہر ہوئے ت
وہ پرانے جوتے لے کر چینی اور شیشے کے برتن بیچنے والوں کے بھیس می

تھے۔ حامون نے سر پر شیشے کے اور چینی کے برتنوں سے بھرا ہوا ٹوکرا اٹھا رکھا تھا۔ بل بتوڑی عام عورتوں کے لباس میں اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اژدہا اور نیلی ناگن

عمران کے ڈیڈی کی کوٹھی کے گیٹ پر آ کر دونوں رک گئے۔ جادوگر حامون نے اونچی آواز لگائی۔

"لے لو جی پرانے جوتے دے کر، چینی کے شیشے کے نئے برتن۔"

ساتھ ہی بل بتوڑی نے گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ رحمو باہر آ گیا۔

"کیا بات ہے؟"

جادوگر حامون نے کہا۔

"بھائی جان! ہم پرانے پھٹے پرانے جوتے لے کر، چینی کے شیشے کے نئے برتن دیتے ہیں۔ گھر میں کوئی پھٹے ہوئے جوتے ہیں تو ہمیں دے کر چینی کے مرتبان، شیشے کے گلاس، جگ لے لو۔ یہ دیکھو کتنا خوبصورت سامان ہے ہمارے پاس۔"

جادوگر حامون نے ٹوکرا نیچے رکھ دیا۔ بل بتوڑی بولی۔

"بھائی جان ایسا قیمتی شیشے اور چینی کا سامان آپ کو پھٹے پرانے جوتوں کے بدلے اور کہیں سے نہیں ملے گا۔"

رحمو بابا نے جب دیکھا کہ واقعی ٹوکرے میں شیشے کے بڑے شاندار واٹر سیٹ، چینی کے پیالے اور ڈنر سیٹ پڑے ہیں تو اس کا جی للچا گیا۔ اس نے سوچا کہ گھر کے سٹور روم میں کتنے ہی پرانے جوتے پڑے ہیں، انہیں دے کر چینی اور شیشے کے برتن لے لے گا۔ بیگم صاحبہ آئیں گی تو بڑی خوش ہوں گی۔ رحمو، جادوگر حامون اور بل بتوڑی کو کوٹھی کے اندر لے آیا۔ اس نے انہیں وہیں باغیچے میں بٹھایا اور اپنی کوٹھڑی میں اسے پرانے جوتے لا کر دیئے۔ جادوگر حامون نے جوتوں کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا۔ اس کے اندر سلیمانی لاکٹ نہیں تھا۔ اس نے جوتے رکھ لئے اور رحمو بابا سے کہا۔

"کوئی اور پرانے جوتے لاؤ بابا۔ میں یہ چائنا کا ڈنر سیٹ دے دوں گا۔"

رحمو نے کہا۔ "سٹور روم میں کچھ پرانے جوتے پڑے ہیں۔ میں ابھی لاتا ہوں۔"

رحمو سٹور روم کی طرف چلا گیا۔ جادوگر حامون نے بل بتوڑی سے کہا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی سٹور روم والے جوتوں میں سے کسی نہ کسی جوتے میں سلیمانی لاکٹ ضرور مل جائے گا۔"

بل بتوڑی نے گھوڑے کی طرح ہنہنا کر کہا۔

"چھلیڈی نے بھی یہی کہا تھا کہ سٹور روم کے کسی جوتے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے لاکٹ چھپایا ہے۔"

جادوگر نے بل بتوڑی کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ سامنے سے رحمو پرانے جوتوں کے تین جوڑے اٹھائے چلا آ رہا تھا۔ اس نے جوتے جاد حامون کے سامنے رکھ دیے۔

"یہ لو۔ اس کے بدلے میں چائنا کا ڈنر سیٹ پورے کا پورا لوں گا۔"

بل بتوڑی نے کہا۔ "ضرور لے لینا۔ ضرور لے لینا۔"

جادوگر حامون جوتوں میں باری باری ہاتھ ڈال کر دیکھ رہا تھا۔ رحمو نے کہا۔

"یہ تم جوتے میں ہاتھ ڈال کر کیا دیکھتے ہو؟"

جادوگر حامون نے ہنس کر کہا۔

"میں دیکھتا ہوں جی کہ کہیں اس کے اندر کوئی چوہا تو نہیں گھسا ہوا؟"

رحمو بھی ہنس پڑا۔ ایک جوتے میں جادوگر حامون نے ہاتھ ڈالا تو اندر رومال میں لپٹا ہوا سلیمانی لاکٹ موجود تھا۔ لاکٹ کی سخت گرمی جادوگر کو محسوس ہوئی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ باہر نکال لیا۔ رحمو بابا نے پوچھا۔ "کیوں کیا ہوا بھائی؟"

جادوگر نے خوش ہو کر کہا۔

"اندر چوہا ہے اس نے کاٹا ہے۔" تم فکر نہ کرو گھر جا کر میں اس چوہے کو مار دوں گا۔ یہ لو تم چائنہ کا ڈنر سیٹ۔"

بل بتوڑی بھی سمجھ گئی کہ جوتے میں سے حامون جادوگر کو سلیمانی

اکٹ مل گیا ہے۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ جادوگر حامون نے بھی سلیمانی لاکٹ الے جوتے کا پاؤں اٹھا لیا اور بولا۔

"بابا تم اب یہ سارے برتن لے لو۔ لے لو۔ ہمیں ان کی ضرورت یں ہے۔ خدا حافظ۔!"

یہ کہہ کر جادوگر حامون اور بل بتوڑی ٹوکرا وہیں چھوڑ کر دوڑتے ئے کوٹھی سے باہر نکل گئے۔ رحمو بابا حیرانی سے انہیں دیکھتا ہی رہ گیا۔ ں میں کہنے لگا شاید یہ دونوں پاگل ہو گئے ہیں۔ چلو اچھا ہوا اتنے ڈھیر رے چینی اور شیشے کے برتن مل گئے۔ بیگم صاحبہ اور صاحب بڑے خوش ں گے۔ مجھے ضرور انعام دیں گے۔ یہ سوچ کر رحمو نے قیمتی برتنوں کا را اٹھایا اور کچن کی طرف لے گیا۔ اس کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اس نے طور جن کی طاقت والا لاکٹ جادوگر اور چڑیل کے حوالے کر دیا ہے۔

باہر آ کر بل بتوڑی چڑیل نے چیخ ماری اور کہا۔

"حامون! سلیمانی لاکٹ نکال کر دیکھ۔"

جادوگر حامون نے ایک منتر پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا پھر جوتے میں ہاتھ کر رومال میں لپٹا ہوا سلیمانی لاکٹ نکالا اور خوشی سے اچھل پڑا۔ نی لاکٹ اس کے قبضے میں آ گیا تھا۔ بولا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی تیری مکاری کام آ گئی۔ اب ہم اسے 'ابھی' وقت سامری کے پاس لے کر جاتے ہیں اور اس سے انعام پاتے ہیں ربار میں سب سے اونچی کرسیاں حاصل کرتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بل بتوڑی بھی خوشی سے گردن ہلا رہی تھی۔ بولی۔

"چل گنجی کھوپڑی والے حامون چل! میرا ہاتھ پکڑ۔"

جادوگر حامون نے بل بتوڑی چڑیل کا ہاتھ پکڑا۔ دونوں نے ایک
لگایا اور دونوں غائب ہو گئے۔

ٹھیک اس وقت ہمارا دوست نسطور جن دریا کے پل کے قریب
حالت میں ہوا میں اڑتا ہوا اپنے دوست یاماگ سانپ کو تلاش کر رہا
اچانک اڑتے اڑتے نسطور کو ایک دھچکا سا لگا اور وہ نیچے آنے لگا۔
اسی طرح جس طرح اڑتے اڑتے کسی جہاز کا انجن فیل ہو جائے اور وہ
گرنے لگے۔ نسطور بھی اڑتے اڑتے ایک دم سے نیچے گرنے لگا۔
نے ہمت کر کے اپنے آپ کو سنبھالا اور اوپر کو اٹھنے کی کوشش کی
نیچے ہی گرتا چلا گیا۔ وہ غیبی حالت میں تھا اور کسی کو اڑتے ہوئے نظر نہ
آ رہا تھا۔ اب وہ نیچے بھی گر رہا تھا اور نظر بھی آنے لگا تھا۔ نسطور
پسینہ آ گیا۔ فوراً سمجھ گیا کہ اس کا سلیمانی لاکٹ دشمن کے ہاتھ آ گیا
اور اس کی جناتی طاقت ختم ہو رہی ہے۔ نسطور اڑتے اڑتے ایک
سے دریا کے کنارے درختوں پر گر پڑا۔ بڑی مشکل سے اس نے اپنے
کو درختوں میں سے نکالا۔ نیچے اترا۔ اپنے جسم کو دیکھا۔ اس نے اپنا
دور کرنے کے لئے ہاتھ بلند کر کے چٹکی بجائی۔ اس طرح کرنے سے
غائب ہو جایا کرتا تھا مگر اب وہ غائب نہ ہو سکا۔ نسطور سر پکڑ کر وہیں
گیا۔ اسے یقین ہو چکا تھا کہ اس کا لاکٹ کوئی دشمن سٹور روم سے نکا

لے گیا ہے۔ نسطور اپنے آپ کو ایک عام آدمی کی طرح کمزور محسوس کر رہا تھا۔

وہ جلدی سے اٹھا اور کوٹھی کی طرف تیز تیز قدموں سے چلنے لگا۔ پہلے وہ اڑ کر جا سکتا تھا۔ اب وہ پیدل چلتے ہوئے بھی تھکنے لگا تھا۔ جب وہ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا تو تھک کر چور ہو گیا تھا۔ اس وقت ڈیڈی اور امی واپس آ گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے نسطور جن کو آہستہ آہستہ اندر آتے دیکھا تو پوچھا۔

"کیا ہوا نسطور بھائی؟"

نسطور نے ڈیڈی کے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سیدھا سٹور روم میں گیا۔ اندر جا کر اس نے دیکھا کہ سارے پرانے جوتے غائب تھے۔ وہ جوتا بھی غائب تھا جس میں نسطور نے اپنا سلیمانی لاکٹ چھپایا ہوا تھا۔ وہ ی کے ساتھ ڈیڈی اور امی کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پوچھا۔

"سٹور روم میں جو پرانے جوتے تھے وہ کہاں گئے؟"

امی نے کہا۔ "وہ تو رحمو بابا نے دے کر ڈھیر سارے شیشے اور چینی کے برتن لے لئے ہیں۔"

رحمو بولا۔ "ہاں جی! ایک عورت اور آدمی پرانے جوتے لے کر اتنے سارے قیمتی برتن دے گئے ہیں۔"

نسطور نے اپنا سر پکڑ لیا اور بولا۔

"بھائی! ایک جوتے میں، میں نے اپنا سلیمانی لاکٹ چھپایا ہوا تھا۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دونوں میرے دشمن سامری جادوگر کے آدمی تھے۔ وہ میرا سلیمانی لاکٹ لے گئے ہیں۔"

ڈیڈی، امی اور رحمو کے منہ لٹک گئے۔ مگر جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ نسطور نے رحمو سے پوچھا۔

"شمو کہاں ہے؟"

رحمو بولا۔ "جی وہ کوئی دو گھنٹے ہوئے مارکیٹ گئی تھی ابھی تک وا
نہیں آئی۔"

نسطور نے کہا۔ "میں نے اسی کے کہنے پر لاکٹ جوتے میں چ
تھا۔ وہ بھی سامری کی کوئی بدروح تھی۔ مجھ سے بڑی غلطی ہو گئی۔
میری طاقت ختم ہو چکی ہے۔ مجھ پر سامری کے طلسم کا اثر ہو سکتا ہے۔"

سب کو بڑا دکھ ہوا کہ نسطور جن کی طاقت ختم ہو گئی ہے۔ مگر
کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ نسطور کہنے لگا۔

"بھائی! سامری کے جادوگر اور چڑیل نے یہ گھر دیکھ لیا ہے۔ انہیں
چل چکا ہے کہ میں اس گھر میں رہتا ہوں۔ سامری میرا دشمن ہے۔ ا
مجھے اغوا کرنے کی کوشش کرے گا اور میں اس کا کچھ نہ بگاڑ سکوں گا۔
لئے میں یہاں سے جا رہا ہوں۔"

ڈیڈی نے کہا۔ "مگر نسطور بھائی تم کہاں جاؤ گے؟"

نسطور نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ میں کسی کو نہیں بتا سکتا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔"

نسطور نے ناک پر عینک درست کی اور کوٹھی سے باہر چلا گیا۔

نسطور جن کو اس بات کا احساس تھا کہ وہ جن نہیں رہا۔ اس کے پاس جنوں والی طاقت بھی نہیں رہی۔ اب کسی بھی وقت کسی بھی جگہ اس کا دشمن اس پر حملہ کر سکتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اگر سامری اسے اغوا کر کے اپنی جادونگری میں لے گیا تو وہاں سے دنیا کی کوئی طاقت اسے واپس نہ لا سکے گی۔

نسطور چلتا چلتا شہر سے باہر نکل آیا۔ ایک ویران جگہ پر نسطور کی نظر ایک ٹوٹے پھوٹے کھنڈر پر پڑی۔ وہ کسی ایسے ہی کھنڈر میں اس وقت تک چھپا رہنا چاہتا تھا جب تک کہ وہ لاکٹ واپس حاصل کرنے کی کوئی ترکیب نہیں سوچ لیتا۔ وہ کھنڈر میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک پرانے مندر کا کھنڈر تھا جو ویران ہو چکا تھا۔ دیواروں پر جو مورتیاں بنی تھیں وہ لوگوں نے توڑ پھوڑ دی تھیں۔ کھنڈر کے اندر اندھیرا تھا۔ نسطور نے غور سے دیکھا۔ ایک تنگ زینہ نیچے جاتا تھا۔ نسطور زینہ اترنے لگا۔ نیچے ایک تنگ و تاریک تہہ خانہ آ گیا۔ نسطور نے سوچا کہ پناہ لینے کے لئے یہ اچھی جگہ ہے۔ وہ اندھیرے میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس کو اپنے دوست یاماگ کا خیال آ رہا تھا کہ اگر اس وقت وہ ہوتا تو ضرور اس کی مدد کرتا۔

دوسری طرف بل بتوڑی چڑیل اور جادوگر حامون نسطور جن کا سلیمانی لاکٹ لے کر سامری کے دربار میں پہنچ گئے۔ سامری نے سلیمانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لاکٹ دیکھا تو بڑا خوش ہوا۔ بل بتوڑی اور جادوگر حامون کو اسی وقت ا
و اکرام بھی دیا اور دربار میں اونچی کرسیوں پر بٹھا دیا۔ سامری نے بل
لاکٹ اپنے قبضے میں کر لیا اور بولا۔

"نسطور جن کی ساری طاقت میرے پاس آ گئی ہے۔ اب
نسطور جن کو بھی اغوا کر کے یہاں لانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اگر وہ انسا
کی دنیا میں رہا تو کوہ قاف کا شہنشاہ جنات اس کی مدد کر سکتا ہے اور اس
کوئی دوسری طاقت دے سکتا ہے۔ کون اغوا کر کے لائے گا نسطور
کو؟"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی نے کہا۔

"ہم لائیں گے نسطور جن کو اغوا کر کے سامری جی اس کی
ختم ہو چکی ہے۔ ہم اسے بڑی آسانی سے پکڑ لیں گے۔"

سامری نے اعلان کیا۔

"اگر تم نسطور کو لے آئے تو ہم تمہیں اور زیادہ انعام دیں
تم دونوں کے لئے جادونگری میں دو محل بنا دیں گے۔"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی بڑے خوش ہوئے اور سامری
اجازت لے کر اسی وقت نسطور کو پکڑنے انسانوں کی دنیا کی طرف پرو
گئے۔ لاہور میں آتے ہی دونوں غائب ہو کر کوٹھی میں آ گئے۔ یہاں
نے چاروں طرف دیکھا مگر نسطور جن وہاں نہیں تھا۔ یہاں سے
پتہ چلا کہ نسطور کوٹھی سے جا چکا ہے۔ دونوں اپنے غار میں آ

جادوگر بولا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! پتہ کرو کہ نسطور جن کہاں پر ہو گا سارا شہر چھان مارو۔ نسطور جہاں کہیں بھی ہو اسے قبضے میں کر کے یہاں لے آؤ۔ اب تو وہ تمہارے جادو کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔"

بل بتوڑی نے چیخ ماری اور کہا۔

"ابھی جاتی ہوں۔ نسطور جہاں بھی ہوا اسے پکڑ کر لاتی ہوں۔"

بل بتوڑی چڑیل غار سے نکلتے ہی غائب ہو گئی اور ہوا میں اڑتی ہوئی شہر کے اوپر چکر لگانے لگی کہ جہاں کہیں اسے نسطور نظر آ جائے، وہیں اسے قابو کر لے۔ وہ سارا دن شہر کے اوپر اڑتی رہی مگر اسے نسطور کہیں دکھائی نہ دیا۔ جب رات ہو گئی تو بل بتوڑی غار میں واپس آ گئی کہ اگلے دن پھر تلاش شروع کرے گی۔

اس وقت جب کہ رات کافی گزر چکی تھی۔ نسطور جن پرانے کھنڈر کے تہہ خانے میں اکیلا بیٹھا اپنے دوست یاماگ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے کسی سانپ کی زبردست پھنکار کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز تہہ خانے کا جو زینہ تھا یہ اس کے اوپر باہر سے آئی تھی۔ ایک بار پھر وہی پھنکار کی آواز آئی۔ نسطور اٹھ کر تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ باہر آسمان پر چاند نکلا ہوا تھا۔ چاند کی چاندنی میں نسطور نے ایک عجیب خوفناک منظر دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ زمین پر ایک نیلا سانپ پھن اٹھائے کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ وہ بالکل حرکت نہیں کر رہا۔ ایک دوسرا سانپ جو اژدہا لگتا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور جس کا رنگ کالا تھا کنڈلی مار کر بیٹھے ہوئے نیلے سانپ کی آنکھوں
آنکھیں ڈالے دیکھ رہا تھا جیسے اس پر کوئی جادو کر رہا ہو۔ نیلا سانپ اس
جادو کے اثر سے بالکل پتھر کی طرح ہو گیا تھا۔ کالا اژدہا آہستہ آہستہ
سانپ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اچانک کالے اژدہا نے پھنکار ماری اور
کے منہ سے چنگاریاں نکل کر نیلے سانپ کے اوپر گریں۔ نیلا سانپ
کر پرے ہٹ گیا۔ پھر کالے اژدہا کی چنگاریوں اور شعلوں سے بچنے
لئے ایک گول دائرے میں چکر لگانے لگا۔ نسطور جن نے محسوس کیا کہ
سانپ گول دائرے سے باہر نکلنے کی جب بھی کوشش کرتا اسے ایک
لگتا اور وہ پیچھے گر پڑتا۔ نسطور جن سے نیلے سانپ کی بے بسی نہ
گئی۔ کالا اژدہا اب دائرے میں داخل ہو گیا تھا اور اس کے منہ سے
نکلنے لگے تھے۔ وہ نیلے سانپ کو منہ کھول کر ہڑپ کرنے ہی والا تھا
نسطور آگے بڑھا اور جھپٹا مار کر کالے اژدہا کو گردن سے دبوچ لیا۔
نے پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے آگ کے انگارے نکل کر نسطور
اوپر گرے۔ نسطور کا سلیمانی لاکٹ گم ہو جانے سے اس کی طاقت
ختم ہو گئی تھی مگر آخر وہ جن تھا۔ وہ دنیا کے کسی آدمی کے ہاتھوں مر
سکتا تھا۔ اس پر آگ، گولی اور تلوار اب بھی اثر نہیں کر سکتی تھی۔ ا
طلسم جادو ضرور ہو سکتا تھا اور کوئی بھی جادوگر اس پر جادو کا عمل پڑھ
اسے اپنے قبضے میں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اژدہا کے انگاروں کا نسطور پر
اثر نہ ہوا۔ اژدہا کی گردن نسطور کے دونوں ہاتھوں میں تھی۔ نس

نے ایک پاؤں اژدہا کی دم پر رکھ کر اس کی گردن کو زور سے جھٹکا دیا۔ اژدہا
کا سر جسم سے الگ ہو گیا۔ نسطور نے اسے دور پھینک دیا۔ نیلا سانپ جو
پہلے دائرے کے اندر سے باہر نہیں نکل سکتا تھا اور اسے کوئی دھکا دے کر
پیچھے پھینک دیتا تھا اب رینگتا ہوا دائرے سے باہر آ کر نسطور کے سامنے
کنڈلی مار کر بیٹھ گیا اور اپنا پھن کھول کر نسطور کو شکریئے کے انداز میں
دیکھنے لگا۔ نسطور نے یونہی مسکرا کر کہا۔

"بھائی میں نے اژدہا سے تمہاری جان بچا لی ہے اب جاؤ اپنے گھر۔"

مگر نیلا سانپ اپنی جگہ بیٹھا نسطور کو تکتا رہا۔ پھر اس نے ہلکی سی
پھنکار ماری اور سانپ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ وہاں ایک اٹھارہ انیس
سال کی نوجوان خوبصورت لڑکی کھڑی تھی جس نے راجکماریوں ایسا لباس
پہن رکھا تھا۔ نسطور حیران ہو کر اسے تکنے لگا۔ لڑکی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم کوہ قاف کے نیک دل جن ہو۔ اب میں
تمہیں اپنے بارے میں بتاتی ہوں۔ میرا نام کامئی ناگن ہے۔ میں زمین کے
نیچے ساتویں طبق میں رہنے والے سانپوں کے مہاراجہ شیش ناگ کی بیٹی
ہوں۔ میں سیر کے واسطے زمین کے اوپر آئی تھی کہ اس سانپ خور اژدہا
کے قابو میں آ گئی۔ اس نے میرے گرد چکر لگا کر مجھے اپنے طلسم میں قید کر
لیا اور مجھے کھانے لگا تھا کہ تم آ گئے۔ تم نے میری جان بچا کر مجھ پر احسان
کیا ہے۔ میں تمہارے احسان کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ مجھے بتاؤ میں
تمہارے لئے کیا کر سکتی ہوں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے کہا۔

"کامئی ناگن! تم نے مجھے درست پہچانا۔ میں واقعی کوہ قاف کا جن ہوں۔ میرا نام نسطور ہے۔ مگر سامری جادوگر نے سازش کر کے میرا سلیمانی لاکٹ چرا لیا ہے۔ اب میری طاقت ختم ہو گئی ہے مجھ پر سامری کے طلسم کا اثر ہو سکتا ہے۔ میں اس کے طلسم سے بچنے کے لئے اس کھنڈر میں چھپا بیٹھا تھا کہ مجھے اژدہا کے پھنکار کی آواز سنائی دی اور میں نے باہر آکر دیکھا کہ کالا اژدہا ایک سانپ کو بے بس کر کے اس پر حملہ کر رہا ہے۔ آگے جو کچھ ہوا تم کو معلوم ہی ہے۔ اگر تم میرے لئے کچھ کر سکتی ہو تو سلیمانی لاکٹ تلاش کرنے میں میری مدد کرو۔"

کامئی ناگن چاندنی میں بڑی خوبصورت لگ رہی تھی۔ مگر چونکہ وہ ناگن تھی اس لئے پلکیں نہیں جھپک رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"نسطور! آؤ! مندر کے چبوترے پر بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

وہ دونوں کھنڈر کے چبوترے پر آکر بیٹھ گئے۔ رات خاموش تھی۔ چاروں طرف پراسرار چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ کامئی ناگن نے نسطور کی طرف دیکھ کر کہا۔

"نسطور! تم نیک دل ہو۔ تمہارے دل میں جانوروں کے لئے بھی رحم بھرا ہوا ہے۔ اسی لئے تم نے میری جان بچائی ہے۔ میں تمہارے ساتھ سلیمانی لاکٹ تلاش کرنے ضرور جاؤں گی۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارا لاکٹ سامری جادوگر کے پاس ہے؟"

نسطور بولا۔ "ہاں مجھے یقین ہے۔ اس نے اپنا کوئی جادوگر اور چڑیل بھیج کر دھوکے سے میرا لاکٹ چرا لیا ہے۔ لاکٹ سامری کے پاس ہی ہو گا۔"

کامئی ناگن کہنے لگی۔

"میں تمہارے ساتھ لاکٹ تلاش کرنے سامری کی جادونگری میں جاؤں گی۔"

نسطور نے کہا۔ "مگر سامری جادوگروں اور بدروحوں کا بادشاہ ہے۔ اس کی جادونگری میں داخل ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کی نگری کے ارد گرد طلسمی شعائیں پھیلی رہتی ہیں۔ وہ ہمیں جلا کر راکھ کر ڈالیں گی۔"

کامئی ناگن نے کہا۔ "ہمیں خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔"

نسطور نے بتایا۔ "کوہ قاف سے میرا ایک دوست یاماگ بھی میرے ساتھ آیا تھا جو کوہ قاف کا سردار سانپ ہے۔ وہ یہاں آکر کہیں گم ہو گیا ہے۔ مجھے اس کی بھی تلاش ہے۔

کامئی ناگن مسکرائی۔ کہنے لگی۔

"میں نے سن رکھا ہے کہ کوہ قاف میں سانپوں کا ایک سردار ہے جس کا نام یاماگ ہے۔ مجھے یاماگ سانپ سے مل کر بڑی خوشی ہو گی۔ مگر ہمیں سب سے پہلے سلیمانی لاکٹ سامری سے حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یا ناگ سانپ کو بھی ڈھونڈ لیں گے۔"

نسطور بولا۔ "یہ ٹھیک ہے۔ مگر سامری کی جادو نگری کو کونسا راستہ جاتا ہے؟ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔ "تم بڑے سیدھے سادے جن ہو نسطور۔ مجھے میرے شیش ناگ باپ نے ایک بار بتایا تھا کہ زمین کے اوپر جہاں سمندر کی حد ختم ہو جاتی ہے وہاں آگے کالے پہاڑ شروع ہوتے ہیں۔ ان کالے پہاڑوں میں ایک سب سے اونچا کالا پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ کی چوٹی پر سے اگر ہم اڑتے ہوئے اوپر جائیں تو سات روز میں سامری کی جادو نگری میں پہنچ جائیں گے۔"

نسطور بولا۔ "میں تو سلیمانی لاکٹ واپس لینے کے لئے اپنی جان بھی خطرے میں ڈال سکتا ہوں مگر میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی جان مصیبت میں ڈالو۔"

کامنی ناگن نے کہا۔ "تم نے میری جان بچائی ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ میں تمہاری خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کروں۔ میں تمہارے ساتھ سامری کی نگری میں ضرور جاؤں گی۔"

نسطور نے سوچا کہ یہ لڑکی اگرچہ ناگن ہے مگر اس کا کردار کتنا بلند ہے۔

○ ☆ ○

زکوٹا جن آگیا

کامنی ناگن نے اپنے منہ سے نیلے رنگ کا مہرہ نکال کر نسطور کو دیا اور کہا۔

"میں اصل میں ناگن ہوں اور یہ میرا مہرہ ہے۔ اس کو جب تم اپنے منہ میں ڈال لو گے تو لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جاؤ گے، تم سب کو دیکھ سکو گے مگر تمہیں کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔ پھر تم ہوا میں بھی اڑ سکو گے۔ میں لڑکی سے دوبارہ ناگن کی شکل اختیار کرتی ہوں۔ تم مجھے اپنے گلے میں لپیٹ لینا۔ اس کے بعد مہرہ منہ میں ڈال کر غائب ہو جانا پھر تم ہوا میں اڑنے لگو گے اور ہم سامری کی جادو نگری کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔"

نسطور نے نیلا مہرہ لے لیا۔ کامنی ناگن نے اپنا منہ آسمان کی طرف اٹھایا۔ اس کے حلق سے پھنکار کی آواز نکلی اور وہ لڑکی سے دوبارہ ناگن بن گئی۔ ناگن بن کر بھی وہ لڑکی کی آواز میں نسطور سے باتیں کرنے لگی۔

"نسطور! مجھے اپنی گردن میں لپیٹ لو اور مہرہ منہ میں ڈال لو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے نیلی ناگن کو اٹھا کر اپنے گلے میں ڈال لیا اور اس کا مہرہ اپنے منہ میں ڈالا۔ مہرہ منہ میں ڈالتے ہی نسطور غائب ہو گیا۔ اسے اپنا آپ بے حد ہلکا محسوس ہونے لگا اور وہ ہوا میں اوپر اٹھتا چلا گیا۔ کامنی ناگن نے اپنا پھن اٹھا رکھا تھا۔ اس نے کہا۔

"نسطور اپنا رخ جدھر چاند ڈوب رہا ہے ادھر کرو اور اڑنا شروع کر دو۔"

نسطور نے ایسا ہی کیا۔ وہ چاندنی رات میں زمین سے بلند ہو کر لاہور شہر کے اوپر ہوائی جہاز کی طرح اڑنے لگا۔ اس نے اپنا رخ ڈوبتے چاند کی طرف کر رکھا تھا۔

عین اس وقت بل بتوڑی چڑیل بھی، نسطور جن کو قابو کرنے کے لئے، لاہور شہر کے اوپر ہوا میں اڑتی پھر رہی تھی۔ سارا شہر سو رہا تھا۔ عمارتوں، سڑکوں کی بتیاں جھلملا رہی تھیں۔ اڑتے اڑتے اچانک چڑیل بل بتوڑی کو نسطور کی خاص بو محسوس ہوئی۔ وہ اڑتے اڑتے ہوا میں کھڑی ہو گئی۔ اس نے جدھر سے بو آئی تھی اس طرف دیکھا۔ بو بڑی تیز تھی اور قریب آتی جا رہی تھی۔ اچانک نسطور کی بو تیزی سے بل بتوڑی کے قریب سے ہو کر گزر گئی۔ اسے ہوا کا تیز جھونکا بھی محسوس ہوا۔ اس بو میں کسی سانپ کی بو بھی تھی۔ چڑیل بل بتوڑی فوراً سمجھ گئی کہ نسطور نے کسی سانپ سے غائب ہونے کی طاقت حاصل کر لی ہے اور وہ سانپ کے ساتھ ہوا میں اڑتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ بل بتوڑی چیخ مار کر نسطور کے

پیچھے اڑتی ہوئی آئی، اور چلا کر کہا۔

"نسطور! یاد رکھو میں بھی بل بتوڑی چڑیل ہوں، میں نے ہی تمہارا سلیمانی لاکٹ چرایا ہے۔ اب میں تمہیں اپنے قبضے میں کروں گی۔ تم مجھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔"

نسطور نے اپنے پیچھے سے آتی چڑیل کی آواز سنی تو سمجھ گیا کہ اس بدبخت چڑیل نے اس کا لاکٹ چرایا ہے۔ اور یہ سامری جادوگر کی خاص چڑیل ہے۔ کامنی ناگن نے بھی جو سانپ کے روپ میں نسطور کی گردن سے لپٹی ہوئی تھی، چڑیل بل بتوڑی کی آواز سن لی تھی۔ کہنے لگی۔

"نسطور! گھبرانا بالکل نہیں۔ تم اس وقت میری طاقت اور میرے طلسم کی طاقت سے اڑ رہے ہو۔ چڑیل نہ تمہیں دیکھ سکتی ہے اور نہ ہی تمہارا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔"

پیچھے سے چڑیل بل بتوڑی کی چیخ بلند ہوئی۔ اس نے کہا۔

"نسطور! میں تمہیں اپنے جادو سے پکڑنے لگی ہوں۔ میں تمہارے سانپ کو کھا جاؤں گی۔ ہی ہا ہا ہی ہا ہا۔"

اور بل بتوڑی چڑیل ایک جھپٹا مار کر نسطور کے اوپر سے گزر گئی۔ کامنی ناگن نے نسطور کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ میری طاقت اس کی طاقت سے بہت زیادہ ہے۔ اڑتے چلے جاؤ۔ بولنا مت۔ خاموش رہنا۔"

نسطور خاموشی سے ہوا میں اڑتا چلا گیا۔ وہ اتنی تیزی سے اڑ رہا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ دیکھتے دیکھتے وہ ملتان، حیدر آباد اور کراچی شہر کے اوپر سے گزر گ اب آگے سمندر شروع ہو گیا تھا۔ چڑیل بل بتوڑی بھی اس کے پیچھے ہوئی تھی۔ اسے نسطور کی بو اسی طرح آ رہی تھی۔ کبھی وہ چیختی چلا چیخیں مارتی نسطور کے اوپر سے گزر جاتی کبھی نسطور کو ڈراتی دھمکا اس کے نیچے سے نکل جاتی۔ مگر وہ نسطور کو دیکھ نہیں سکتی تھی اور ا پر اپنا جادو بھی نہیں چلا سکتی تھی۔ کامنی ناگن نے ایک بار اپنے منہ زور سے پھنکار ماری اور نسطور کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔ بل بتوڑ چڑیل بہت پیچھے رہ گئی۔ اسے نسطور کی بو آنا بند ہو گئی تو وہ چیخ مار ک بولی۔

"نسطور! تم جہاں بھی جاؤ گے میں تمہیں پکڑ لوں گی۔"

بل بتوڑی چڑیل وہیں سے واپس مڑ گئی۔ وہ سیدھی جادوگر حامون کے غار میں پہنچی اور جاتے ہی چیخ مار کر کہا۔

"حامون! نسطور ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔"

حامون کے ہاتھ میں گدھے کی ہڈی تھی جس سے وہ زمین پر کوئی طلس بنا رہا تھا۔ جب اس نے یہ بات سنی تو چڑیل بل بتوڑی کی طرف دیکھ ک غصے میں بولا۔

"کیسے نکل گیا؟ کہاں نکل گیا؟ بل بتوڑی ناساں چوڑی۔؟"

بل بتوڑی نے جادوگر حامون کو سارا قصہ سنا ڈالا۔ جادوگر نے گدھ کی ہڈی زور سے زمین پر پٹخ دی اور بولا۔

"نسطور ضرور لاکٹ کی تلاش میں سامری کی جادو نگری میں جا رہا ہے۔ اس نے جس سانپ سے طاقت حاصل کر لی ہے وہ ضرور طلسمی سانپ ہو گا۔"

بل بتوڑی گھبرا کر بولی۔

"گنجی کھوپڑی والے حامون! اب کیا کریں؟ اگر نسطور نے لاکٹ حاصل کر لیا تو سامری ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

جادوگر حامون بے چینی سے غار میں ٹہلنے لگا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! نسطور کو کسی طلسمی سانپ کی مدد حاصل ہو گئی ہے۔ یہ بہت برا ہوا۔ اگر یہ سانپ شیش ناگ کا سانپ ہے تو اس پر ہمارا جادو نہیں چل سکے گا۔"

بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"ٹھہرو! میں کوہ قاف کے سانپ یاماگ سے پوچھتی ہوں کہ نسطور کو جس طلسمی سانپ کی مدد ملی ہے وہ کونسا سانپ ہے۔"

بل بتوڑی چڑیل نے نسطور کے دوست یاماگ سانپ کو اپنی گردن سے اتار کر ایک پٹاری میں بند کر رکھا تھا۔ مگر اس پر ایک خاص منتر پھونکا ہوا تھا جس کے اثر سے یاماگ سانپ پٹاری سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ چڑیل جلدی سے پٹاری اٹھا کر لے آئی۔ اس نے پٹاری کھول کر یاماگ سانپ کو ہاتھ میں اوپر اٹھایا اور چیخ کر بولی۔

"یاماگ سانپ! تو کوہ قاف کا سردار سانپ ہے۔ ہمارے دشمن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور جن کو کسی سانپ کے طلسم کی طاقت مل گئی ہے۔ ہمیں بتا کہ یہ سانپ کون ہے؟"

یاماگ سانپ اگرچہ چڑیل کے منتر کے اثر سے نیم بے ہوش تھا مگر وہ سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ سن سکتا تھا۔ جب اسے پتہ چلا کہ اس کے دوست نسطور کو کسی طلسمی سانپ کی طاقت مل گئی ہے تو وہ سوچنے لگا کہ نسطور ضرور کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے۔ یہ چڑیل نسطور کو اپنا دشمن کہہ رہی ہے۔ ضرور اسی نے نسطور پر اپنا کوئی جادو چلا کر اس کی طاقت ختم کر دی ہوگی اور اب جبکہ نسطور کو کسی سانپ کی طاقت مل گئی ہے تو یہ پریشان ہے۔ یاماگ سانپ نے انسانی آواز میں کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں کہ نسطور کو طاقت دینے والا سانپ کون ہے۔ مگر اتنا ضرور جان گیا ہوں کہ یہ کوئی بہت زبردست سانپ ہے اس کا مقابلہ کرو گی تو وہ تمہیں مار ڈالے گا۔"

یاماگ سانپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ چڑیل اس کے دوست نسطور کا پیچھا چھوڑ دے۔ مگر چڑیل نے چیخ ماری۔ یاماگ سانپ کو زور سے پٹاری میں پھینکا اور پٹاری کا ڈھکن بند کرتے ہوئے بولی۔

"میں نسطور کو بھی کھا جاؤں گی اور تجھے بھی کھا جاؤں گی۔"

جادوگر حامون کہنے لگا۔

"اس یاماگ سانپ کی پٹاری کو وہیں غار میں جا کر رکھ آ جہاں سے اٹھا کر لائی تھی اور یہ سوچ کہ اب کیا کریں۔"

چڑیل بولی۔ "حامون! ہمیں فوراً سامری کی نگری کی طرف اڑ جانا چاہیے تاکہ اگر نسطور لاکٹ کی تلاش میں وہاں گیا ہے تو ہم پہلے وہاں پہنچ کر سامری کو خبردار کر دیں۔ سامری کے جن بھوت اور بدروحیں نسطور کو جادونگری میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہوا میں بھسم کر دیں گے۔"

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔" جادوگر حامون نے کہا۔ "چلو ابھی چلتے ہیں۔"

چڑیل نے ہاتھ آگے کر کے کہا۔

"حامون! میرا ہاتھ پکڑو۔"

جادوگر حامون نے چڑیل بل بتوڑی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بل بتوڑی نے زور کی چیخ ماری اور دونوں غائب ہو گئے۔ پٹاری میں لیٹے ہوئے نسطور کے دوست یاماگ سانپ نے جادوگر اور چڑیل کی باتیں سن لی تھیں۔ اب وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ نسطور سامری کی سازش اور ان دونوں کی مکاری سے اپنا لاکٹ کھو بیٹھا ہے اور اب کسی سانپ کی مدد سے سامری کے محل کی طرف اپنے لاکٹ کی تلاش میں جا رہا ہے۔ مگر یاماگ چڑیل کے طلسمی منتر کی وجہ سے نیم بے ہوش تھا۔ اس کی اپنی طاقت تقریباً ختم ہو چکی تھی وہ نسطور کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اس نے دل میں نسطور کی کامیابی کے لئے دعا ضرور مانگی۔ اس کے بعد یاماگ سانپ پر چڑیل کے منتر کا نشہ سا طاری ہو گیا اور وہ بے سدھ ہو کر پٹاری کے اندر پڑا رہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ادھر زکوٹا جن بھی اپنے کوہ قاف کے دوست نسطور کی تلاش میں نکلا ہوا تھا۔ زکوٹا جن کی طاقت اس کے پاس ہی تھی۔ وہ جہاں چاہے غائب ہو سکتا تھا۔ وہ جہاں چاہے ظاہر ہو سکتا تھا۔ وہ بڑی سے بڑی بلڈنگ کو ایک مکا مار کر گرا سکتا تھا۔ وہ پورا جن تھا۔ مگر وہ بھی کوہ قاف کا نیک دل مسلمان جن تھا۔ اس نے کبھی کسی کو ناجائز تنگ نہیں کیا تھا۔ وہ انسانوں کا ہمدرد تھا۔ بچوں سے اسے خاص طور پر بہت پیار تھا۔ زکوٹا جن بچوں کو کھیلتا دیکھ کر، انہیں سکول میں پڑھتا دیکھ کر بہت خوش ہوتا تھا۔ اس کا جی چاہتا کہ وہ بھی بستہ لے کر سکول جائے اور بچوں کے ساتھ کلاس روم میں بیٹھ کر پڑھائی کرے۔ مگر وہ جن تھا اس کے سر پر بھی دو سینگ تھے۔ اسے یہی خیال تھا کہ بچے اسے دیکھ کر ڈر جائیں گے۔ نسطور اس کا بڑا پرانا دوست تھا۔ جس وقت نسطور جن کو نظر کمزور ہونے کی وجہ سے جب شاہ جنات نے جلاوطن کر دیا تو زکوٹا کوہ قاف میں نہیں تھا۔ وہ اپنی آنٹی کو ملنے ملک بغداد گیا ہوا تھا۔ کوہ قاف واپس آ کر جب اسے پتہ چلا کہ نسطور جن کو انسانوں کی دنیا میں جلاوطن کر دیا گیا ہے اور یاماگ سانپ بھی اس کے ساتھ ہی چلا گیا ہے تو وہ اداس رہنے لگا۔ نسطور جن اور یاماگ جن کے بغیر اس کا کوہ قاف میں دل نہ لگتا تھا۔ پس ایک دن وہ بھی نسطور کی تلاش میں پہاڑی پر سے چھلانگ لگا کر انسانوں کی دنیا میں آ گیا۔ زکوٹا جن میں ایک خاص بات یہ تھی کہ اسے اپنے دوستوں کی دور سے خوشبو آجاتی تھی۔ انسانوں کی دنیا میں آتے ہی اس کو نسطور کی ہلکی ہلکی خوشبو محسوس

ہوئی۔ جس طرف سے یہ خوشبو آ رہی تھی وہ اس طرف چل پڑا۔ اس وقت نسطور لاہور کی طرف ہوا میں اڑتا آ رہا تھا۔ اور یہی وہ وقت تھا جب بل بتوڑی اور جادوگر حامون نے ڈیڈی کی کوٹھی میں نسطور کے لاکٹ کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا اور نسطور کی طاقت ختم ہو گئی تھی۔ جونہی نسطور کی طاقت ختم ہوئی اس کی خوشبو بھی بہت ہلکی پڑ گئی۔

زکوٹا نے ہوا میں اڑتے اڑتے محسوس کیا کہ نسطور کی خوشبو بالکل نہیں آ رہی۔ اس وقت نسطور ہوا میں کافی دور اڑ رہا تھا۔ وہاں سے اس کی خوشبو زکوٹا تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ زکوٹا سوچنے لگا کہ نسطور کی خوشبو آنا کیوں بند ہو گئی ہے۔ اس کو ایک ہی خیال آیا کہ کسی وجہ سے ضرور نسطور کی طاقت ختم ہو گئی ہے۔ ورنہ اس کی خوشبو آنی کبھی نہ بند ہوتی۔ وہ ضرور کسی مصیبت میں پھنس گیا ہو گا۔ زکوٹا بڑی تیزی سے لاہور شہر کے اوپر ادھر ادھر اڑنے لگا۔ کبھی وہ نیچے آ جاتا کبھی اڑتے اڑتے غوطہ لگا کر ایک دم اوپر چلا جاتا۔ وہ غیبی حالت میں تھا اور کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ ایک بار اڑتے اڑتے غوطہ لگا کر نیچے راولپنڈی جانے والی ریلوے لائن پر آ گیا۔ سامنے سے پنڈی جانے والی ریل کار آ رہی تھی۔ زکوٹا ریلوے لائن کے بالکل اوپر اڑ رہا تھا۔ ریل کار شور مچاتی دھڑ دھڑ کرتی آئی اور زکوٹا کے اوپر سے گزر گئی۔ مگر زکوٹا جن تھا اس کو کچھ بھی نہ ہوا۔ وہ اچھلتا ہوا اوپر کو اٹھ گیا۔ وہ اڑتا ہوا لاہور پہنچ گیا۔ جب وہ اڑتا ہوا ماڈل ٹاؤن کے اوپر آیا تو ایک کوٹھی میں اسے اپنے دوست نسطور کی خوشبو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئی۔ اگرچہ نسطور وہاں نہیں تھا مگر اسکی ہلکی ہلکی خوشبو وہاں پر ابھی تک باقی تھی۔

زکوٹا ایک دم کوٹھی کے اندر آ کر ڈیڈی اور ممی کے سامنے زہبی نوف کا نعرہ لگا کر ظاہر ہو گیا اور اپنی عادت کے مطابق سینے پر زور زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

"زہبی نوف۔ مجھے کام بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ میں کس کو کھاؤں؟"

سب ڈر گئے۔ ڈیڈی نے ہمت کر کے پوچھا۔

"بھائی تم کون ہو؟"

جن نے کہا۔ "میں زکوٹا جن ہوں۔ میں کوہ قاف سے نسطور جن کی تلاش میں آیا ہوں۔ وہ میرا دوست ہے۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ وہ یہاں رہتا ہے۔"

یہ کہہ کر زکوٹا جن نے دونوں ہاتھ سینے پر مار کر چیخ کر کہا۔ "مجھے کام بتاؤ میں کیا کروں؟ میں کس کو کھاؤں؟"

تب ڈیڈی اور امی کی جان میں جان آئی۔ ڈیڈی نے زکوٹا جن کو سارا کچھ بیان کر دیا کہ نسطور جن کا لاکٹ چوری ہو گیا ہے۔ اس کی طاقت ختم ہو گئی ہے اور وہ سامری کے ڈر سے یہاں سے چلا گیا ہے۔ زکوٹا جن نے سینے پر دو چار مکے مار کر نعرہ لگایا۔

"زہبی نوف! میں اپنے دوست کی مدد کروں گا۔ میں اس کو تلاش کروں گا۔ زہبی نوف۔"

اور نعرہ مار کر زکوٹا جن غائب ہو گیا۔

اب اسے جادوگر اور چڑیل کی بھی تلاش تھی اور اپنے دوست نسطور جن کو بھی ڈھونڈنا تھا۔ تب اسے پتہ چل گیا کہ نسطور کی خوشبو ایک دم ہلکی کیوں پڑ گئی تھی۔ جادوگر اور چڑیل اس کے دوست نسطور کا لاکٹ لے اڑے تھے۔ زکوٹا دل میں بڑا غصہ کھا رہا تھا کہ اگر کہیں اسے جادوگر اور چڑیل مل جائیں تو وہ ان کی گردنیں مروڑ ڈالے اور نسطور کا سلیمانی لاکٹ بھی ان سے چھین لے۔ مگر اس نے جادوگر اور چڑیل کی شکل نہیں دیکھی تھی، لیکن اسے معلوم تھا کہ جادوگر اور چڑیلیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ جس وقت زکوٹا جن لاہور شہر میں اپنے دوست نسطور کو تلاش کرتا پھر رہا تھا اس وقت نسطور کامنی ناگن گلے میں ڈالے غیبی حالت میں لاہور سے بہت دور، پاکستان سے بہت دور سمندر کے اوپر سامری کی جادونگری کی طرف اڑتا جا رہا تھا۔ زکوٹا کو یقین تھا کہ نسطور لاہور شہر میں ہی کسی جگہ چھپا ہوا ہے۔ کیونکہ جن کی جب طاقت اس سے چھین لی جاتی ہے تو اسے ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے کہ کوئی جادوگر وغیرہ اس کو اپنے قبضے میں نہ کر لے۔ زکوٹا نے فیصلہ کیا کہ وہ ابھی لاہور شہر میں ہی رہ کر نسطور کو تلاش کرے گا۔

نسطور کامنی ناگن کے ساتھ کالے پہاڑوں کی طرف پرواز کر رہا تھا مگر جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی سامری کے محل میں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے جاتے ہی سامری کو ہاتھ باندھ کر سلام کیا۔ جادوگر حامون نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عرض کی۔

"میرے آقا سامری جی! ہم آپ کو یہ خبر دینے آئے ہیں کہ نسطور جن اپنا لاکٹ واپس لینے آپ کے محل کی طرف آ رہا ہے۔"

سامری غصے سے لال ہو گیا۔ گرج کر بولا۔

"اس کی یہ جرات کہ ہمارے محل کی طرف آئے' اس کو اتنی طاقت کس نے دی؟ اس کی طاقت لاکٹ میں تھی اور لاکٹ ہمارے پاس ہے۔"

بل بتوڑی چڑیل نے کہا۔

"میرے آقا! لگتا ہے کہ نسطور کو کسی سانپ نے مدد دی ہے۔ کوئی طلسمی سانپ ہے جس نے نسطور کو غائب بھی کیا ہے اور اسے اڑاتا ہوا اس طرف لا رہا ہے۔"

سامری جادوگر نے زور سے زمین پر پیر مارا۔ سارا محل لرز گیا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹنے لگیں۔ بولا۔"

"میں نسطور اور اس کے سانپ' دونوں کو کچل کر رکھ دوں گا۔"

سامری نے تالی بجائی۔ اسی وقت لمبے لمبے سینگوں والے دو بھوت حاضر ہو گئے۔ سامری نے حکم دیا۔

"جاؤ اور ہمارے محل اور ہماری جادونگری کے چاروں طرف آتشی بھوتوں اور سانس پی جانے والی بدروحوں کو بتادو کہ ہمارے ملک پر حملہ کرنے دشمن چلا آ رہا ہے۔ اس کو وہیں کچل کر رکھ دو۔"

دونوں بھوتوں نے نوکیلے دانت نکال کر کہا۔

"جو حکم ہمارے آقا۔"

بھوت غائب ہو گئے۔ سامری نے جادوگر اور چڑیل بل بتوڑی سے کہا۔

"میرے جن بھوت اور بدروحیں نسطور کو یہاں آتے ہی ختم کرنے کے لئے کافی ہیں۔ تم دونوں زمین پر انسانوں کی دنیا میں جاؤ اور خبردار رہو۔ کوہ قاف سے نسطور کی مدد کو دوسرے جن بھی آ سکتے ہیں۔ جونہی ان میں سے کوئی جن آئے اسے وہیں ہلاک کر ڈالو۔"

جادوگر حامون نے کہا۔

"اے جادوگروں کے بادشاہ! آپ بے فکر رہیں اب کوہ قاف کا کوئی جن مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔ چلو بل بتوڑی"

بل بتوڑی اور جادوگر حامون نے جھک کر سامری کو سلام کیا اور اجازت لے کر غائب ہو گئے۔

دوسری طرف نسطور غائب ہو کر اپنے سلیمانی لاکٹ کی تلاش میں سامری کی جادونگری کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ کامنی ناگن سانپ کے روپ میں اس کی گردن میں لپٹی ہوئی تھی۔ زکوٹا جن لاہور شہر میں اپنے دوست نسطور اور سانپ جن یاماگ کی تلاش میں تھا۔ اس کو جادوگر حامون اور چڑیل کی بھی تلاش تھی تاکہ ان سے نسطور کا سلیمانی لاکٹ حاصل کر کے ان کی گردنیں مروڑ ڈالے۔ سانپ جن یاماگ سانپ کے روپ میں جادوگر حامون کے غار میں پٹاری میں بند تھا۔ اس کا منکا بوڑھے سپیرے نے نکال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیا تھا جو شہر کے اردگرد بین بجا بجا کر یاماگ کو ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ کیونکہ یاماگ سانپ کی مدد کے بغیر سپیرا زمین کے خزانے حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ جادوگر حامون اور بل بتوڑی چڑیل بھی انسانوں کی دنیا لاہوز میں واپس آکر اپنے غار میں بیٹھے نیا منتر تیار کر رہے تھے تاکہ اگر کوہ قاف سے کوئی دوسرا جن آئے تو اس پر پھونک کر اسے وہیں ختم کر دیں۔

نسطور اور کامئی ناگن کالے پہاڑوں پر پہنچ گئے تھے۔ ایک سیاہ کالے پہاڑ کی چوٹی پر آکر کامئی ناگن نے نسطور سے کہا۔ "یہاں سے ہمیں سامری کی جادونگری میں جانے کے لئے اوپر فضا میں پرواز کر جانا ہے۔ ہوشیار رہنا۔ یہ پہلے اور دوسرے آسمان کا سفر ہے۔ اس سفر میں ہم پر بجلیاں بھی گر سکتی ہیں اور سامری کے بھوت اور بدروحیں ہم پر حملہ بھی کر سکتی ہیں۔

نسطور بولا۔ "میری طاقت ختم ہو چکی ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ سامری کی بدروحیں اور ان کا طلسم ہم دونوں کو نقصان نہ پہنچائے۔"

کامئی ناگن نے کہا۔ "فکر نہ کرو۔ ہمارا مقصد نیک ہے۔ ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ چلو اوپر کو اڑو۔"

نسطور کالے پہاڑ کی چوٹی پر سے اوپر کو اچھلا اور پھر اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ نسطور کو ہم پہلے آسمان کے بادلوں میں چھوڑ کر زکوٹا جن کی طرف آتے ہیں۔

زکوٹا نے شہر کے ایک ویران شمشان کے ایک درخت پر اپنا ٹھکانہ بنا

لیا ہوا تھا۔ وہ سارا دن شہر میں نسطور اور یاماگ کو تلاش کرتا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو شمشان والے درخت پر آکر بیٹھ جاتا۔ شمشان وہ جگہ ہوتی ہے جہاں ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ وہ مردے کو ایک چبوترے پر لٹا کر اس کے اوپر لکڑیاں ڈال دیتے ہیں۔ پھر آگ لگا دیتے ہیں۔ مردہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے تو مردے کے رشتے دار دوسرے روز آ کر راکھ میں سے مردے کی ہڈیاں ایک مرتبان میں ڈال کر لے جاتے ہیں اور دریا میں بہا دیتے ہیں۔ اس رات زکوٹا شمشان کے درخت پر خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک چیخ کی آواز آئی۔ یہ آواز کسی عورت کی تھی۔ وہ مدد کے لئے پکار رہی تھی۔

"مجھے بچاؤ۔ مجھے آگ نہ لگاؤ۔ مجھے بچانہ۔ مجھے آگ لگ گئی ہے۔"

"زکوٹا جلدی سے درخت پر سے نیچے آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک عورت شعلوں میں لپٹی ہوئی ہے اس کا سارا جسم جل رہا ہے۔ زکوٹا اس کی طرف دوڑا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالی دیوی کے سانپ

زکوٹا انسانوں کا ہمدرد جن تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ ایک عورت جل رہی ہو اور وہ اس کی مدد نہ کرے۔ عورت شعلوں میں تڑپ رہی تھی۔ زکوٹا نے زور سے نعرہ لگایا۔

"زہبی نوف"۔

نعرہ لگاتے ہی زکوٹا نے عورت کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا۔ ایک دم سے عورت پر بارش ہونے لگی اور اس کی ساری آگ بجھ گئی۔ عورت بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ زکوٹا نے اس کو زمین پر سے اٹھا کر چبوترے پر لٹا دیا۔ چاندنی رات میں اس عورت کا جل جسم کر سیاہ ہو چکا تھا اور بڑا بھیانک لگ رہا تھا۔ عورت کی آنکھوں کے سوراخ ہی باقی رہ گئے تھے۔ مگر اب ایسا ہوا کہ ایک دم سے عورت میں جیسے جان پڑ گئی۔ اس کی آنکھیں واپس آ گئیں۔ جسم بھی ٹھیک ہو گیا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور زکوٹا کا شکریہ ادا کرتے ہوئی کہا۔

"میرے بھائی میں کس زبان سے تمہارا شکریہ ادا کروں، میں کئی سو

سال سے کبھی قبرستان میں اور کبھی شمشانوں میں کسی ایسے شخص کو تلاش کرتی پھرتی تھی جو مجھے آگ کے عذاب سے نجات دلائے۔ آخر تم نے مجھے آگ کے عذاب سے بچا لیا۔"

زکوٹا نے کہا۔ "بہن میں انسان نہیں، کوہ قاف کا انسانوں کا ہمدرد جن ہوں۔"

عورت مسکرائی۔ کہنے لگی۔

"مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تم انسان نہیں ہو بلکہ کوئی جن ہو۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اب مجھے بتاؤ کہ میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں۔"

زکوٹا نے کہا۔ "میں بھی سمجھ گیا ہوں کہ تم کوئی دوسری مخلوق ہو۔ مجھے صرف اتنا بتا دو کہ میرا دوست نسطور جن اور سانپ جن یاماگ کہاں ہیں۔ یا پھر مجھے صرف اتنا بتا دو کہ میرے دوست نسطور کا سلیمانی لاکٹ کہاں ہے؟"

عورت کہنے لگی۔ "نسطور جن، یاماگ سانپ جن اور سلیمانی لاکٹ کا پتہ لگانا میرے اختیار سے باہر ہے۔ میں تمہیں کالی دیوی کے پاس لئے چلتی ہوں۔ وہ شاید تمہیں کچھ بتا سکے۔ میرے ساتھ آؤ۔"

پراسرار عورت زکوٹا کو ساتھ لے کر غائب ہو گئی۔ وہ اسے جنگل میں لے گئی جہاں ایک درخت کے ساتھ دو کھوپڑیاں لٹک رہی تھیں۔ پراسرار عورت نے ایک منتر پڑھ کر پھونکا اور بلند آواز میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اے کالی دیوی! میں تیری داسی ہوں۔ مجھ پر ظاہر ہو۔"

ایک بجلی سی چمکی اور زکوٹا نے دیکھا کہ سامنے ایک اونچی لمبی عورت کھڑی تھی جس کا رنگ سیاہ تھا۔ اس کے چار ہاتھ تھے اور زبان باہر لٹکی ہوئی تھی۔ زکوٹا دل میں خدا سے ایسی بھیانک مخلوق سے پناہ مانگنے لگا۔ کالی دیوی نے کہا۔

"مجھے کس لئے بلایا گیا ہے؟"

پراسرار عورت نے کہا۔

"کالی دیوی! اس جن نے میری جان بچائی ہے۔ میں اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ اسے بتاؤ کہ اس کے دوست نسطور اور یاماگ اور سلیمانی لاکٹ کہاں پر ہے۔"

کالی دیوی نے گھور کر زکوٹا کی طرف دیکھا۔ کرخت آواز میں پوچھا۔

"کیا تم مسلمان جن ہو؟"

زکوٹا نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"الحمدللہ میں مسلمان جن ہوں۔"

کالی دیوی نے کہا۔ اگر تم میرے آگے سجدہ کرو تو میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی، کہ تمہارے دوست کہاں ہیں اور سلیمانی لاکٹ کہاں ہے اور اسے تم کس طرح حاصل کر سکتے ہو۔"

زکوٹا کا خون کھول اٹھا۔ اس نے جوش میں آکر کہا۔

"اے کافر کی بچی! زکوٹا مسلمان ہے۔ اللہ اور نبی پاک کا ماننے والا

ہے۔ اس کا سر صرف خدا کے حضور جھک سکتا ہے۔ تم کون ہو اور تمہاری حقیقت کیا ہے۔ میں ابھی تمہیں اس گستاخی کا مزا چکھاتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی زکوٹا نے زور سے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

بجلی کڑکی، اور کالی دیوی کے جسم کو آگ لگ گئی۔ وہ چیختی چلاتی غائب ہو گئی۔ پراسرار عورت بھی زکوٹا کی طاقت دیکھ کر ڈر گئی۔ زکوٹا نے پراسرار عورت سے کہا۔

"تم مت ڈرو۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ اس کافر کالی دیوی نے میرے دین اسلام کی شان میں گستاخی کی تھی۔ اس کی سزا اسے مل گئی۔ میں خود اپنے دوستوں کو تلاش کر لوں گا۔ میرا خدا میری مدد کرے گا۔ زیبی نوف!"

اور زکوٹا نعرہ مار کر غائب ہو گیا۔

زکوٹا نے شمشان والے درخت پر رہنا چھوڑ دیا۔ وہ شہر سے باہر ایک پرانی مسجد کے پیچھے ایک درخت پر آکر رہنے لگا۔ ایک دن زکوٹا اپنے دوستوں کی تلاش میں غائب ہو کر شہر میں گھوم پھر رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے دوست یاماگ سانپ کی بو محسوس ہوئی۔ وہ بڑا خوش ہوا۔ جلدی سے ادھر چل پڑا جدھر سے بو آ رہی تھی۔ وہ ہوا میں اڑتا ہوا ایک جگہ پہنچا تو دیکھا کہ ایک بوڑھا سپیرا سانپ کا تماشہ دکھا رہا تھا۔ زکوٹا غیبی حالت میں نیچے اتر آیا۔ وہ یہ دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ یاماگ سانپ کی بو سپیرے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کپڑوں سے آ رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اس کی پٹاری میں یاماگ سانپ قید ہو۔ زکوٹا نے غیبی حالت میں ایک ایک پٹاری کو دیکھ لیا۔ پٹاری میں دوسرے سانپ موجود تھے مگر یاماگ سانپ نہیں تھا۔ وہ بوڑھے سپیرے کے قریب ہو گیا۔ یاماگ کی بو اس کے کپڑوں میں سے صاف آتی محسوس ہو رہی تھی۔ بوڑھے سپیرے نے بھی محسوس کیا کہ کوئی ہوائی مخلوق اس کے ارد گرد منڈلا رہی ہے۔ یاماگ سانپ کا منکا اس وقت بوڑھے سپیرے کی جیب میں تھا جس کو اس نے رومال میں لپیٹ کر رکھا ہوا تھا۔ زکوٹا نے بوڑھے سپیرے کی جیبوں میں جھانکا تو اسے اپنے دوست یاماگ کا منکا رومال میں لپٹا نظر آ گیا۔ اس نے جلدی سے منکا نکال لیا۔ بوڑھا سپیرا زکوٹا کو دیکھ نہیں سکتا تھا مگر اس نے محسوس کر لیا کہ کسی غیبی ہاتھ نے اس کی جیب سے منکا نکال لیا ہے۔ وہ گھبرا گیا۔ کیونکہ اس کے پاس کسی غیبی طاقت کا مقابلہ کرنے کا جادو نہیں تھا۔ تب زکوٹا نے بوڑھے سپیرے کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ بوڑھے سپیرے کو اتنا بوجھ محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے کندھے پر دس سیر کا وزن رکھ دیا ہو۔ سپیرا اپنی جگہ پر سن ہو کر رہ گیا۔ زکوٹا نے انسانی آواز میں پوچھا۔

"سپیرے! میرے دوست یاماگ سانپ کا منکا تو نے کہاں سے لیا؟ جلدی بتا نہیں تو میں ابھی تیری گردن مروڑتا ہوں۔"

زکوٹا جن کی غیبی آواز سن کر سارے تماشہ دیکھنے والے ڈر کر بھاگ گئے۔ وہاں صرف سپیرا اور زکوٹا ہی رہ گئے۔ زکوٹا کو سپیرا بھی نہیں دیکھ

سکتا تھا۔ زکوٹا نے گرج کر کہا۔

"جلدی بتا! میرا دوست یاماگ سانپ کہاں ہے، تو نے یہ منکا نکال کر اسے کہاں قید کر رکھا ہے؟"

سپیرے نے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

"خدا کے واسطے میری جان بخشی کر دو۔ میں نے یاماگ سانپ کا منکا نکال کر اسے اپنی جھگی میں پٹاری میں بند کر کے رکھا ہوا تھا۔ مگر وہ رات کو خدا جانے کس طرح فرار ہو گیا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یاماگ سانپ کا مجھے کچھ پتہ نہیں ہے۔"

زکوٹا کے دل کو یقین آ گیا کہ بوڑھا سپیرا جھوٹ نہیں بول رہا، جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے۔ اس نے سپیرے کو چھوڑ دیا۔ اصل میں یہی یاماگ کا منکا تھا جس کی بو، زکوٹا کو سپیرے کے کپڑوں میں سے آ رہی تھی۔ زکوٹا بولا۔

"جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ میں اپنے دوست کو خود ہی ڈھونڈ لوں گا۔"

یہ کہہ کر زکوٹا جن ہوا میں پرواز کر گیا۔ وہ بڑا خوش تھا کہ یاماگ سانپ کا منکا جس میں یاماگ کی طاقت تھی اس کے ہاتھ آ گیا ہے۔ خدا نے چاہا تو وہ یاماگ کو بھی ڈھونڈ نکالے گا۔

اب ہم نسطور، اور زکوٹا کے دوست یاماگ کی طرف چلتے ہیں۔ اسے بل بتوڑی چڑیل اور جادوگر جامون نے ایک مرتبان میں بند کر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے غار میں رکھ چھوڑا تھا۔ وہ دونوں غار سے باہر گئے ہوئے تھے۔ یاماگ سانپ مرتبان میں بند تھا۔ ایک تو منکا نہ ہونے کی وجہ سے یاماگ کی طاقت آدھی سے زیادہ ختم ہو چکی تھی دوسرے اس پر بل بتوڑی چڑیل کے منتر کا اثر بھی تھا۔ وہ نیم مردہ سا ہو کر مرتبان میں پڑا سوچ رہا تھا کہ خدا جانے اس کا دوست نسطور کس حالت میں ہو گا کہاں ہو گا۔ اس کو تو معلوم ہی نہیں ہو گا کہ یاماگ سانپ کے روپ میں بدحال ہو کر مرتبان میں قید ہے۔

اچانک یاماگ نے غار میں کسی کے قدموں کی آواز سنی۔ وہ یہی سمجھا کہ جادوگر حامون یا چڑیل بل بتوڑی میں سے کوئی آیا ہو گا۔ قدموں کی آواز مرتبان کے پاس آ کر رک گئی۔ پھر کسی نے مرتبان کا ڈھکنا اٹھا دیا۔ یاماگ سانپ کو تازہ ہوا محسوس ہوئی۔ ایک ہاتھ مرتبان میں داخل ہوا اور اس ہاتھ نے یاماگ سانپ کو اٹھا کر مرتبان سے باہر نکال لیا۔ یاماگ نے اپنے سامنے ایک دبلے پتلے، تیکھی، چمکدار آنکھوں والے آدمی کو دیکھا جس نے گلے میں ایک تھیلا ڈال رکھا تھا۔ اس آدمی نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر یاماگ سانپ پر پھونک ماری۔ یاماگ سانپ کو ہوش سا آ گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ بل بتوڑی چڑیل کے منتر کا اثر غائب ہو گیا ہے۔ اس نے اپنا پھن اوپر اٹھا لیا اور انسانی آواز میں پوچھا۔

"اے میرے مہربان تو کون ہے؟"

اس چمکیلی شرارتی آنکھوں والے آدمی نے کہا۔

"میرا نام عمرو عیار ہے۔ میں اپنے مرشد کے حکم سے تمہیں چڑیل کی

قید سے آزاد کرانے آیا ہوں۔"

یاماگ سانپ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"میرے دوست! میں تمہارا کس طرح شکریہ ادا کروں۔"

عمرو عیار نے کہا۔ "شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مصیبت میں دوسرے مسلمان بھائی کی مدد کرے۔ اسی لئے میرے مرشد نے جو ملک بغداد میں رہتے ہیں مجھے تمہاری مدد کو بھیجا ہے۔ اب تو انسانی شکل میں واپس آ جا اور یہاں سے اپنے گھر چلا جا۔ اب تو آزاد ہے۔"

یاماگ سانپ نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔

"میرے دوست عمرو عیار! میں انسانی شکل میں نہیں آ سکتا کیونکہ میرا منکا میرے پاس نہیں ہے۔ میری ساری طاقت میرے منکے میں تھی۔ وہ ایک مکار سپیرا چرا کر لے گیا ہے۔"

عمرو عیار بولا۔

"پروا نہیں۔ ہم تمہارے منکے کو بھی تلاش کر لیں گے۔"

عمرو عیار نے یاماگ سانپ کو اپنے تھیلے میں ڈال لیا۔ یاماگ نے تھیلے میں جاتے ہی دیکھا کہ وہاں پہلے سے بہت سی چیزیں پڑی تھیں۔ ان میں ایک باغ تھا۔ ایک مکان تھا۔ ایک دریا بھی بہہ رہا تھا۔ یاماگ سانپ نے عمرو عیار سے پوچھا۔

"میرے دوست عمرو! اس تھیلے میں یہ ساری چیزیں کہاں سے آ گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں؟"

عمرو عیار ہنس کر بولا۔

"یاماگ! یہ میری زنبیل ہے۔ مجھے جو چیز جہاں اچھی لگتی ہے اسے اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال لیتا ہوں۔ تم میرے تھیلے کے اندر کسی مکان یا دریا کے کنارے آرام سے بیٹھ جاؤ۔ پہلے اس جادو کے غار سے نکلتے ہیں پھر سوچیں گے کہ اس سپیرے کو کہاں ڈھونڈیں، جس کے پاس تمہارا مکان ہے۔"

یاماگ تھیلے کے اندر ایک باغ میں درخت کے نیچے کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ عمرو عیار غار سے نکلنے لگا تو چڑیل کی چیخوں کی آواز گونج اٹھی۔ چڑیل بل بتوڑی کو پتہ چل گیا تھا کہ کسی نے اس کے غار میں داخل ہو کر یاماگ سانپ کو مرتبان میں سے نکال لیا ہے۔ وہ جادوگر حامون کو وہیں چھوڑ کر ہوا میں اڑتی ہوئی آگ کے شرارے اڑاتی ہوئی غار میں آ گئی تھی۔

عمرو عیار جلدی سے ایک طرف دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

چڑیل بل بتوڑی۔

کھا جاؤں گی۔ کھا جاؤں گی۔ تجھے کھا جاؤں گی۔"

کہتی، چیختی چلاتی غار میں داخل ہوئی۔ اس نے عمرو عیار کو دیکھا پھر خالی مرتبان کو دیکھا تو چیخ مار کر بولی۔

"اے بدبخت عمرو عیار! میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میرا سانپ وہیں مرتبان میں واپس رکھ دے۔"

عمرو عیار نے منہ سے طوطے کی طرح آواز نکالی اور بولا۔

"اے شیطان کی نانی بدبخت چڑیل میں یاماگ سانپ کو تمہاری قید سے چھڑا کر لے جا رہا ہوں۔ اگر میرے سامنے آئی تو میں بل بتوڑی تجھے بھی اٹھا کر لے جاؤں گا۔"

عمرو عیار چھلانگ لگا کر غار سے باہر نکل گیا۔ چڑیل بل بتوڑی بھی چیختی ہوئی غار سے باہر آ گئی۔ اس نے عمرو عیار پر ایک منتر پڑھ کر پھونکا۔ آگ کا ایک شعلہ چڑیل کے ہاتھ سے نکل کر عمرو عیار کی طرف لپکا۔ عمرو عیار نے زور سے پھونک ماری شعلہ واپس مڑا اور چڑیل کے سر پر جا کر لگا۔

چڑیل بل بتوڑی ہائے ہائے کرتی اچھل کر پرے ہٹ گئی۔ عمرو عیار فوراً ہوا میں آ گیا۔ چڑیل بھی اچھل کر ہوا میں آ گئی۔ اب ہوا میں دونوں کی جنگ شروع ہو گئی۔ چڑیل بل بتوڑی نے ایک کالا سانپ عمرو کی طرف پھینکا۔ عمرو عیار نے کالے سانپ کو پکڑ کر واپس چڑیل کی طرف پھینک دیا۔ سانپ آگ کا گولہ بن کر چڑیل سے ٹکرایا۔ چڑیل نے چیخ ماری اور عمرو عیار کے سر کے اوپر آ کر ایک نیزہ پھینکا۔ عمرو عیار جلدی سے دوسری طرف ہو گیا۔ اب عمرو عیار نے اپنی زنبیل میں سے ایک کالا ڈنڈا نکالا اور اونچی آواز میں ڈنڈے سے کہا۔

"چل میرے ڈنڈے مست قلندر
اس کو بنا دے لال چقندر"

یہ سنتے ہی جادوئی ڈنڈا عمرو عیار کے ہاتھ سے نکل کر چڑیل بل بتوڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے سر پر برسنے لگا۔ ڈنڈا دھڑا دھڑ چڑیل کے سر کو مار رہا تھا۔ چڑیل بلبتوڑی چیخنے لگی، چلانے لگی۔ ڈنڈا اس کے سر پر برس رہا تھا اور چڑیل چیخیں مارتی شور مچاتی آگے آگے بھاگ رہی تھی۔ جب چڑیل نظروں سے غائب ہو گئی تو عمرو عیار نے اونچی آواز میں کہا۔

"اے میرے ڈنڈے واپس آ جا۔"

ڈنڈا ہوا میں اڑتا ہوا عمرو عیار کے پاس آگیا۔ عمرو نے ڈنڈے کو اپنی زنبیل میں رکھ لیا اور ہوا میں اڑتا ہوا غائب ہو گیا۔ یاماگ کو اپنی زنبیل میں لے کر عمرو عیار لاہور کے ریلوے سٹیشن پر آگیا۔ اس وقت شام کا اندھیرا چھا رہا تھا۔ ریلوے سٹیشن پر بتیاں جل رہی تھیں۔ عمرو عیار کو ریل گاڑیاں دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ وہ پلیٹ فارم پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس وقت اردگرد کوئی آدمی نہیں تھا۔ عمرو عیار نے یاماگ سانپ کو اپنی زنبیل میں سے نکال کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ یاماگ سانپ پر سے چڑیل کا منتر جاتا رہا تھا۔ اب وہ انسانی آواز میں باتیں کر سکتا تھا مگر منکا نہ ہونے کی وجہ سے وہ انسانی شکل میں نہیں آ سکتا تھا۔ عمرو عیار نے یاماگ سانپ سے پوچھا۔

"یہ بتاؤ کہ بوڑھے سپیرے کی جھگی کہاں ہے۔ تاکہ میں وہاں جاؤں اور تمہارا منکا تلاش کروں۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"مجھے تو اتنا یاد ہے کہ سپیرے کی جھگی ریلوے لائن کے پار کسی جگہ تھی۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ مگر عمرو بھائی تم ریلوے سٹیشن پر

کس لئے آئے ہو؟"

عمرو عیار ہنس کر بولا۔

"مجھے ریل گاڑیاں چلتی دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ میں نے سوچا تم سے باتیں بھی پوچھوں گا اور ساتھ ساتھ ریل گاڑی بھی دیکھوں گا۔"

اتنے میں دور سے ایک سپاہی نے عمرو عیار کو دیکھا تو اسے اس پر کچھ شک ہوا کہ کہیں یہ کوئی تخریب کار تو نہیں ہے جو سٹیشن پر بم لگانے آیا ہوا ہو۔ سپاہی کو اپنی طرف آتا دیکھ کر عمرو عیار نے جلدی سے یاماگ سانپ کو اپنی زنبیل میں چھپا لیا۔ سپاہی عمرو عیار کے قریب آگیا۔ اس نے پوچھا۔

"کون ہو بھئی تم؟ یہاں کیا کر رہے ہو؟"

عمرو عیار نے کہا۔

"بھائی جان میں مسلمان ہوں۔ میرا نام عمرو ہے۔ میں یہاں گاڑیاں دیکھنے آیا ہوں۔"

سپاہی نے عمرو کو گھور کر دیکھا اور مذاق اڑاتے ہوئے بولا۔

"اچھا تو تم چھوٹے سے بچے ہو جو ریل گاڑیاں دیکھنے آ گئے ہو۔"

عمرو عیار نے کہا۔

"دراصل بھائی صاحب مجھے ریل گاڑیاں دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔"

سپاہی نے ڈنڈے سے عمرو عیار کے گلے میں پڑی ہوئی زنبیل کو دباتے ہوئے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس تھیلے میں کیا ہے؟ ضرور تم نے کوئی بم اس میں چھپایا ہوا ہے۔"

عمرو عیار نے تھیلے کا منہ کھول کر کہا۔

"سنتری بھائی خود دیکھ لو اس میں کوئی بم نہیں ہے۔"

سپاہی نے تھیلے میں جھانکا تو اس کا سر چکرا گیا۔ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ تھیلے میں کہیں دریا بہہ رہا تھا کہیں اونچے اونچے پہاڑ تھے، کہیں کوئی بلڈنگ تھی تو کہیں شاپنگ پلازہ تھے۔ ایک سانپ بھی درخت کے نیچے کنڈلی مار کر بیٹھا ہوا تھا۔ سپاہی نے خوف کھا کر جلدی سے سر تھیلے سے باہر نکال لیا، اس کے چہرے پر دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ عمرو عیار نے کہا۔

"سنتری جی میں نے کہا تھا ناکہ تھیلے میں کوئی بم نہیں ہے۔ اب آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تھیلے میں بم نہیں۔"

سپاہی سے دہشت کے مارے بات نہیں ہو رہی تھی۔ ڈرتے ڈرتے اس نے عمرو عیار سے پوچھا۔

"تم ____ تم کوئی جن ہو کیا؟"

عمرو عیار نے ہنس کر منہ سے طوطے کی آواز نکالی اور کہا۔

"نہیں سنتری جی! نہ میں جن ہوں نہ کوئی بھوت ہوں، نہ میں گنا ہوں نہ میں شہتوت ہوں۔ میں تو سیدھا سادا مسلمان ہوں۔ ٹیں۔ ٹیں۔ ٹیں میں طوطا ہوں۔ میں طوطا ہوں......"

اور عمرو عیار غائب ہو گیا۔ سپاہی ایک لمحے کے لئے خالی بنچ کو پھٹی

ہوئی آنکھوں سے تکتا رہا پھر بے ہوش ہو کر دھڑام سے گر پڑا۔

عمرو عیار نے اڑتے اڑتے لاہور شہر کے اوپر ایک چکر لگایا۔ اسے شہر کی عمارتوں کی روشنیاں بڑی اچھی لگ رہی تھیں۔ تب اسے خیال آیا کہ یاماگ کا منکا تلاش کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس خیال کے آتے ہی عمرو عیار نے ہوا میں اڑتے اڑتے اپنا رخ پھیر لیا۔ پھر وہ غوطہ لگا کر ایک ویران سی جگہ دیکھ کر نیچے اتر پڑا۔ اس نے انسان کی شکل اختیار کی اور زنبیل میں سے یاماگ سانپ کو نکال کر پوچھا۔

"یاماگ! تمہیں کچھ اندازہ تو ہو گا کہ سپیرے کی جھگی ریلوے لائن سے کتنی دور تھی۔"

یاماگ سانپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھن کھول لیا تھا اور بے چینی سے ادھر ادھر گردن گھما کر فضا میں کچھ سونگھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمرو عیار نے کہا۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا یاماگ۔"

یاماگ نے انسان کی آواز میں کہا۔

"دوست! مجھے ہوا میں اپنے منکے کی خوشبو آ رہی ہے۔"

عمرو عیار ایک دم چوکس ہو گیا۔ "کس طرف سے آ رہی ہے؟" اس نے یاماگ سے پوچھا۔ یاماگ سانپ نے ایک طرف اپنا پھن اٹھا لیا اور بولا۔ "ان درختوں کی طرف سے آ رہی ہے۔"

"ٹھیک ہے وہاں چلتے ہیں۔" عمرو عیار نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یاماگ نے کہا۔

"مجھے اپنی کلائی میں لپیٹ کر ان درختوں کی طرف آہستہ آہستہ چلو۔"

عمرو عیار نے یاماگ سانپ کو اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا اور غائب ہو کر ہوا میں آہستہ آہستہ درختوں کی طرف اڑنے لگا۔ جوں جوں درخت قریب آ رہے تھے یاماگ سانپ کو اپنے منکے کی خوشبو زیادہ آنے لگی تھی۔ جیسے درختوں کا جھنڈ قریب آیا یاماگ سانپ نے عمرو عیار سے کہا۔

"نیچے اترو۔ ان درختوں میں میرا منکا مل جائے گا۔ یہاں سے منکے کی تیز خوشبو آ رہی ہے۔"

عمرو عیار درختوں کے نیچے آ گیا۔

درختوں میں سے ایک درخت پر زکوٹا جن اونگھ رہا تھا۔ اس نے عمرو عیار کی آواز سنی تو نیچے دیکھا۔ اس نے ایک عجیب قسم کے دبلے پتلے تیکھی آنکھوں اور تیکھی ناک والے آدمی کو بطخ کی طرح چلتے دیکھا تو وہیں درخت پر بیٹھے بیٹھے کھنکار کر کہا۔

"کون ہو تم؟"

عمرو عیار نے اوپر درخت میں دیکھا تو فوراً سمجھ گیا کہ یہ کوئی انسان نہیں کوئی ہوائی مخلوق ہے۔ جھٹ طوطے کی آواز نکال کر بولا۔

"ٹیں ٹیں ٹیں! میں چوکیدار ہوں یہ دیکھنے آیا ہوں کہ یہاں کوئی چور اچکا تو نہیں چھپا بیٹھا۔ تم بتاؤ تم کون ہو۔"

یاماگ سانپ فوراً زکوٹا جن کی آواز پہچان گیا تھا۔ اس نے چلا کر کہا۔

"زکوٹا! زکوٹا! میں یاماگ ہوں۔"

زکوٹا نے اپنے کوہ قاف کے دوست یاماگ کی آواز سنی تو درخت کی شاخ پر سے عمرو عیار کے اوپر چھلانگ لگا دی۔ عمرو عیار کے اوپر گرا۔ عمرو کی ٹوپی گر پڑی۔ اس نے ٹوپی اٹھا کر جھاڑی۔

"واہ بھئی! یاماگ! تمہارا چوکیدار دوست کہاں سے نکل آیا؟"

زکوٹا جن نے عمرو عیار کی کلائی سے یاماگ سانپ کو چھین لیا اور اسے چوم کر بولا۔

"ارے یاماگ! میرے یار تو تو مل گیا اب بتا کہ ہم دونوں کا دوست نسطور کہاں ہے؟ فکر نہ کر تیرا منکا میرے پاس ہی ہے۔ میں نے سپیرے سے واپس لے لیا تھا۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"اللہ کا شکر ہے کہ میرا منکا مل گیا۔ میں اب انسان کی شکل میں واپس آنا چاہتا ہوں۔ لاؤ جلدی لاؤ منکا۔"

زکوٹا نے جیب سے منکا نکالا اور یاماگ سانپ کے منہ میں ڈال دیا۔ منکا منہ میں جاتے ہی یاماگ سانپ نے انسانی شکل اختیار کر لی۔ زکوٹا اور یاماگ سانپ دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے۔ زکوٹا نے عمرو عیار کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

"یہ طوطا کون ہے؟"

عمرو عیار نے غصہ کھا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں طوطا نہیں طوطے کا ماموں ہوں۔"

یاماگ بولا۔ "زکوٹا دوست! یہ عمرو عیار ہے۔ اسی نے تو مجھے جادوگر اور چڑیل بل بتوڑی کی قید سے آزاد کرایا ہے۔"

زکوٹا نے عمرو عیار سے زور سے ہاتھ ملایا۔

"عمرو بھائی معاف کر دینا میں نے طوطا اس لئے کہا تھا کہ تم طوطے کی طرح بولے تھے۔"

عمرو عیار خوش ہو کر بولا۔

"شکریہ شکریہ۔ ٹیں ٹیں ٹیں۔"

تینوں دوست درخت کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

"یاماگ نے کہا۔ "نسطور کا مجھے کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ ہم کوہ قاف سے اس شہر میں اکٹھے ہی آئے تھے۔ نسطور کو ایک پارک میں چھوڑ کر میں شہر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے گیا تو بدقسمتی سے ایک چالاک سپیرے کے قبضے میں آگیا۔ اسے معلوم تھا کہ میری مدد سے وہ زمین کے اوپر اور زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانے حاصل کر سکتا ہے۔ اس نے میرا منکا میرے منہ سے نکال کر میری طاقت ختم کر دی تھی۔ میں کسی نہ کسی طرح سپیرے کی قید سے نکل گیا مگر بل بتوڑی چڑیل کے قابو میں آگیا۔ اس نے مجھ پر منتر پڑھ کر پھونکا اور میری رہی سہی طاقت بھی جاتی رہی۔ اگر اپنے مرشد کے اشارے پر ہمارا دوست عمرو عیار غار میں آ کر مجھے نہ نکالتا تو میں ابھی تک جادوگر کے غار میں ہی قید ہوتا اور تم سے

بھی ملاقات نہ ہوتی۔"

زکوٹا نے ایک بار پھر عمرو عیار کا شکریہ ادا کیا۔ عمرو عیار کہنے لگا۔ "زکوٹا بھائی! میرے مرشد کا حکم تھا کہ جاؤ لاہور شہر میں' ایک غار میں کوہ قاف کا یاماگ' جادوگر اور چڑیل کی قید میں ہے اسے جا کر آزاد کرو' وہ انسانوں کا دوست ہے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"میں تمہیں تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ مجھے ہوا میں تمہاری خوشبو آئی۔ میں تمہاری خوشبو کے پیچھے چلا تو وہی چالاک سپیرا مل گیا۔ خوشبو اس کے کپڑوں میں سے آ رہی تھی میں نے دیکھا کہ اس کی جیب میں تمہارا منکا پڑا تھا۔ بس میں نے تمہارا منکا اس سے واپس لے لیا۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ نسطور کو کہاں تلاش کیا جائے۔ اس کی پہلے ہی نظر کمزور ہے نہ جانے شہر میں کہاں بھٹکتا پھر رہا ہو گا۔"

زکوٹا بولا۔ "مجھے اتنا معلوم ہوا ہے کہ نسطور کا لاکٹ گم ہو گیا ہوا ہے اور وہ اس کی تلاش میں نکل چکا ہے۔"

یاماگ نے دماغ پر زور دے کر کچھ یاد کیا اور بولا۔

"ہاں ہاں۔ مجھے یاد آگیا۔ چڑیل اور جادوگر حامون آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ نسطور کا لاکٹ سامری جادوگر کے پاس ہے اور اب وہاں سے اسے کوئی واپس نہیں لا سکتا۔ وہ یہ بھی کہہ رہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے کہ سامری نے حکم دیا ہے کہ نسطور جن کو بھی اغوا کر کے سامری کے پاس پہنچایا جائے۔ زکوٹا سوچ میں پڑ گیا۔ پھر بولا۔

"مجھے پہلے ہی شک تھا کہ سامری ہمارا اور نسطور کا دشمن ہے۔ وہ ہمیشہ سلیمانی لاکٹ کو چرانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ آخر کامیاب ہو گیا۔ خیر کوئی بات نہیں۔ ہم سامری کی جادونگری میں جائیں گے اور نسطور کا لاکٹ لے کر ہی واپس آئیں گے۔"

عمرو عیار کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

"ارے دوستو! سامری جادوگر کے بھوت اور بدروحیں تمہیں چمٹ گئیں تو تم بھی بدروح بن جاؤ گے۔"

زکوٹا سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

"ہم مسلمان ہیں۔ اللہ پاک پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ زندگی موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی بھوت بدروح ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہم اپنے دوست کی ضرور مدد کریں گے۔"

یاماگ نے کہا۔ "ضرور مدد کریں گے۔"

عمرو عیار نے زکوٹا اور یاماگ کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور بولا۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں بھی مسلمان ہوں۔ مجھے بھی اللہ پر بھروسہ ہے۔ میں تمہارے ساتھ سامری کی جادونگری میں جاؤں گا۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

زکوٹا نے کہا۔ "شہر کی فضا میں خونی چڑیل بل بتوڑی چکر لگاتی پھرتی

ہے۔ ہمیں اس سے ہوشیار رہنا ہو گا۔"

عمرو عیار نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"ارے وہ مجھے ملی تھی۔ اس نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا۔ مگر میں نے اسے اپنے جادوئی ڈنڈے مار مار کر بھگا دیا۔ یہ دیکھو میرا جادوئی ڈنڈا۔"

عمرو عیار نے زنبیل میں سے اپنا کالے رنگ کا چھوٹا سا ڈنڈا نکال کر یاماگ اور زکوٹا کو دکھایا۔ زکوٹا کہنے لگا۔

"اس کو سنبھال کر رکھو۔ یہ بھوتوں اور بدروحوں کو مارنے بھگانے میں کام آئے گا۔"

یاماگ کہنے لگا۔

"دوستو! ہم میں سے کسی کو یہ بھی معلوم ہے کہ سامری کی جادونگری کو کونسا راستہ جاتا ہے اور وہ کہاں ہے؟"

زکوٹا جن بولا۔ "سنا ہے کہیں دوسرے آسمان پر سیاہ کالے بادلوں میں ہے۔"

عمرو عیار نے قہقہہ لگایا اور کہا۔

"دوستو! میں سامری کی جادونگری کا راستہ جانتا ہوں۔"

یاماگ اور زکوٹا بولے۔

"جلدی بتاؤ عمرو بھائی!"

عمرو عیار نے کہا۔ "سامری کی جادونگری کا پتہ مجھے زمین کے جادوگروں کے بادشاہ افراسیاب نے بتایا تھا۔ سنو! یہاں سے سمندر پر سفر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرنا ہو گا۔ سمندر ختم ہو گا تو کالے پہاڑ آ جائیں گے۔ وہاں اسے اوپر از کر جب ہم دو آسمانوں میں سے نکل جائیں گے تو پھر ایک تاریک ویران سیارہ نظر آئے گا۔ اسی تاریک ویران سیارے پر سامری کی جادونگری ہے۔ مگر ایک بات تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہاں تک پہنچنا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ راستے میں کئی طوفان آئیں گے۔ بجلیاں گریں گی اور سامری کی جادونگری کی حفاظت بڑے بڑے اژدہا کرتے ہیں جو ہر وقت آگ اگلتے رہتے ہیں۔"

زکوٹا نے زبہی نوف کا نعرہ لگا کر کہا۔

"ہمیں اپنے دوست کا لاکٹ واپس لانے میں دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ ہم سامری جادوگر کی جادونگری میں ضرور جائیں گے اور اپنے پیارے دوست نسطور کا لاکٹ اس سے چھین کر لے آئیں گے۔"

یاماگ نے کہا۔ "ہاں۔ ہم ابھی روانہ ہوتے ہیں۔ میری طاقت بھی میرے پاس واپس آ چکی ہے۔ عمرو بھائی تم بے شک ہمارے ساتھ نہ جاؤ۔"

عمرو عیار بولا۔ "جب تم سے عہد کر لیا ہے کہ تمہارے ساتھ رہوں گا، تمہارے ساتھ جیوں گا، تمہارے ساتھ مروں گا تو پھر پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔"

زکوٹا اور یاماگ نے عمرو عیار کو گلے لگا لیا۔

○☆○

سلیمانی لاکٹ کی تلاش

رات کا اندھیرا چاروں طرف چھایا ہوا تھا۔

یاماگ، زکوٹا اور عمرو عیار نے اسی وقت سامری جادوگر کی جادونگری [جا]نے کا فیصلہ کیا اور درختوں میں سے اٹھ کر باہر آ گئے۔ عمرو عیار نے

نیچے

اور سا

"اب تم لوگوں کو میرے کہنے پر عمل کرنا ہو گا۔ جدھر میں کہوں ادھر جانا ہو گا۔ جہاں جانے سے منع کروں ادھر نہیں جانا ہو گا۔"

زکوٹا اور یاماگ نے کہا۔ "عمرو بھائی تم بالکل فکر نہ کرو۔ ہم تمہارے کہنے پر چلیں گے۔"

"چلو پھر بسم اللہ کرتے ہیں۔"

عمرو عیار اپنے دونوں ساتھیوں یاماگ اور زکوٹا کو ساتھ لے کر ایک اونچی جگہ پر آ گیا۔ کہنے لگا۔

"یہاں سے ہم غیبی حالت میں اپنے خطرناک سفر پر روانہ ہوں گے۔ چلو دوستو! غائب ہو جاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب سے پہلے عمرو عیار نے منہ سے طوطے کی طرح آواز نکالی اور غائب ہو گیا۔ اس کے بعد زکوٹا نے سینے پر دونوں ہاتھ مار کر زور سے زہی نوف کا نعرہ لگایا اور غائب ہو گیا۔ اس کے بعد یاماگ سانپ نے منہ آسمان کی طرف کر کے زور سے پھنکار ماری اور وہ بھی غائب ہو گیا۔ تینوں دوست ٹیلے پر سے اوپر کو اٹھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہوا میں اڑنے لگے۔ عمرو عیار راستہ دکھانے کے لئے ان سے ذرا آگے تھا۔ وہ نیچے سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ وہ اگرچہ غائب تھے مگر ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔

زکوٹا، عمرو عیار اور یاماگ کو ہم ہوا میں اڑ کر سامری کی جادو نگری کی طرف جاتا چھوڑ کر نسطور اور کامئی ناگن کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ سامری کی جادو نگری سے ابھی کتنے دور ہیں۔

نسطور اور کامئی ناگن کالے پہاڑوں سے نکل کر آسمان پر اڑتے اڑتے بہت دور نکل گئے تھے۔ اب انہیں نیچے انسانوں کی زمین بڑی چھوٹی گیند کی طرح دکھائی دینے لگی تھی۔ کامئی ناگن سانپ کے روپ میں نسطور کی گردن میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس نے اپنا پھن اٹھا رکھا تھا اور فضا کو سونگھ رہی تھی کہ ذرا کہیں خطرے کی بو آئے تو نسطور کو خبردار کر دے۔ نسطور بھی نظر کی عینک لگائے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں بھی غائب ہو کر پرواز کر رہے تھے۔ مگر وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ایک جگہ فضا میں زرد رنگ کے بادلوں کی گھٹا سامنے آ گئی۔ کامئی ناگن نے نسطور سے کہا۔

"نسطور ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ جو سامنے زرد رنگ کے بادل ہیں یہاں سے آگے دوسرے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے۔"

نسطور بولا۔ "اللہ مالک ہے۔ تم فکر نہ کرو کامئی!"

وہ دونوں تھوڑی دیر بعد زرد رنگ کے بادلوں میں داخل ہو گئے۔ یہاں پہلی بار دونوں کو اپنا سانس گھٹتا محسوس ہوا۔ کامئی ناگن نے کہا۔ "رفتار تیز کر دو نسطور۔"

نسطور بولا۔ "میرے پاس اتنی طاقت نہیں ہے۔"

نیچے [illegible] کامئی ناگن کو یاد آ گیا کہ نسطور کے پاس لاکٹ نہ ہونے کی وجہ اور [illegible] طاقت نہیں ہے۔ اس نے کہا۔

"میں رفتار تیز کرتی ہوں تمہاری۔"

کامئی ناگن نے زور سے پھنکار کی آواز نکالی۔ اس کی آواز کی وجہ سے نسطور کو زبردست دھکا لگا۔ جس طرح جیٹ انجن اچانک چلنے تو جہاز کو دھکا لگتا ہے۔ اس دھکے کی وجہ سے نسطور کی رفتار اتنی تیز ہو گئی کہ وہ ایک منٹ کے اندر اندر زہریلے زرد بادلوں میں سے نکل گئے۔ دوسرے آسمان کی فضا صاف تھی۔ یہاں وقت کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کیا بجا ہے۔ وہاں دن ہی دن تھا۔ سورج کی روشنی ہی روشنی تھی۔ کامئی ناگن نے نسطور سے کہا۔

"دوسرا آسمان ختم ہوا تو ہمیں ایک کالا سیارہ دکھائی دے گا۔ سامری کی جادو نگری اسی کالے سیارے پر ہے۔ مگر وہاں سے خطرہ شروع ہو جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گا۔"

نسطور نے کہا۔ "خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تم گھبرانا نہیں۔"

کامنی ناگن بولی۔ "میں اگر گھبرانے والی ہوتی تو تمہیں لے کر اس سفر پر نہ آتی۔"

وہ دونوں اس طرح باتیں کرتے۔ چاروں طرف فضا میں دیکھتے' اوپر ہی اوپر اڑتے چلے جا رہے تھے۔ کافی دیر تک اڑتے رہنے کے بعد کامنی ناگن نے ایک طرف اشارہ کر کے نسطور سے کہا۔

"نسطور! وہ دیکھو۔"

نسطور نے عینک ٹھیک کر کے دیکھا کہ دوسرا آسمان جہاں تھا وہاں ایک تاریک سیارہ گیند کی طرح دکھائی دینے لگا تھا۔

کامنی ناگن بولی۔

"یہی وہ تاریک سیارہ ہے جہاں سامری کی جادونگری اور اس کا محل ہے۔ اب ہمیں بہت ہوشیار رہنا ہو گا۔ کیونکہ دوسرے آسمان کی حد سے نکلتے ہی سامری جادوگر کے طلسم کا اثر شروع ہو جائے گا۔"

نسطور غور سے تاریک سیارے کو دیکھ رہا تھا۔ جب دوسرے آسمان کی حد ختم ہوئی تو تاریک سیارہ زیادہ صاف دکھائی دینے لگا۔ نسطور نے کہا۔

"کامنی! سیارے میں نوکدار سینگ ابھرے ہوئے ہیں۔"

کامنی بولی۔ "یہ سینگ نہیں وہاں کے بنجر ویران پہاڑ ہیں میں نے

شیش ناگ کی زبانی سن رکھا ہے کہ سامری کے سیارے پر اتنی کشش ہے کہ وہاں اگر کوئی انسان چلا جائے تو سیارہ اتنی تیزی سے اسے اپنی طرف کھینچ لے گا کہ وہ سیارے کے پہاڑوں سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہو جائے گا۔"

نسطور نے تشویش کے ساتھ کہا۔

"مگر میں تو انسانی شکل میں ہوں۔"

"پھر کیا ہوا۔" کامنی بولی۔ "تم اصل میں جن ہو۔ میں بھی زمین کے نیچے پاتال میں رہنے والی ناگن ہوں۔ ہم پر سامری کے سیارے کی کشش اور سامری کے جادو کا اتنا زیادہ اثر نہیں ہو گا۔ پھر ہم دونوں غیبی حالت میں ہیں۔ سیارہ تو ہمیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکے گا۔ مگر ہمیں اس کی ہلکی ہلکی کشش ضرور محسوس ہو گی۔"

جب دونوں سامری کے تاریک سیارے کے قریب پہنچے تو نسطور بولا۔

"کامنی! مجھے اب اڑنے کے لئے زور نہیں لگانا پڑ رہا۔"

کامنی نے کہا۔ "اس لئے کہ سیارے کی ہلکی ہلکی کشش خود ہی ہمیں اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اب نیچے ہو کر پرواز کرو' اوپر جانے کی کوشش نہ کرنا۔ یہاں سے سامری کے طلسم کا اثر شروع ہونے والا ہے۔"

نسطور نیچے آگیا۔ اس نے ایک لمبا غوطہ لگایا۔ اچانک اسے ایسے دھچکا لگا جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ کامنی نے اونچی آواز میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"گھبراؤ مت۔ یہ سامری کے طلسم کی لہریں ہیں اور نیچے آ جاؤ۔"

نسطور غوطہ لگا کر اور نیچے آ گیا۔ طلسمی لہروں کا اثر تھوڑا کم ہو گیا۔ کامی ناگن نے کہا۔

"سیارے کے جنوب کی طرف اترنا۔ ادھر طلسم کا اثر زیادہ نہیں ہو گا۔"

نسطور کو اب سامری کے سیارے کے نوکیلے بنجر پہاڑ اور کالی کالی سیاہ چٹانیں صاف نظر آنے لگی تھیں۔ وہ جنوب کی طرف ہو گیا۔ سیارے کی کشش اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ مگر یہ کشش زیادہ نہیں تھی۔ جونہی وہ ذرا نیچے آیا' اس کے کانوں میں بھیانک چیخوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ کامی نے اپنا پھن نسطور کے کان کے قریب لے جا کر چلا کر کہا۔

"نسطور گھبرانا نہیں۔ یہ بدروحوں کی چیخیں ہیں مگر وہ ہم سے بہت دور سیارے کی دوسری طرف ہیں جہاں سامری کی جادو نگری ہے۔ جلدی سے ان کالی چٹانوں کے پاس اتر جاؤ۔ جلدی کرو۔"

بڑی تیز ہوا چلنے لگی۔ سیارے پر کالے کالے بادل چھا گئے۔ بادل گرجنے لگے۔ بجلیاں کڑکنے لگیں اور بڑی تیز بارش شروع ہو گئی۔ بارش کی آواز میں بدروحوں کی چیخیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ نسطور جلدی سے سیارے کی زمین پر آ کر ایک بڑی اونچی نوکیلی سیاہ چٹان کے پاس اتر گیا۔ یہاں ایک قدرتی غار بنا ہوا تھا۔ کامی ناگن نے کہا۔

"غار کے اندر بھاگ چلو۔"

نسطور جلدی سے غار میں گھس گیا۔ غار میں جاتے ہی کامی ناگن نسطور کی گردن سے اتر آئی اور نسطور سے کہا۔

"میرا مہرہ دے دو۔"

نسطور نے اسے مہرہ دے دیا۔ کامی ناگن نے مہرہ منہ میں رکھا اور فوراً عورت کی شکل میں آ گئی۔ نسطور بھی مہرہ منہ سے نکالتے ہی انسانی شکل میں آ چکا تھا۔ جونہی دونوں انسانی شکل میں آئے غار میں ایک بھیانک گڑگڑاہٹ کی آواز بلند ہوئی اور غار کی دیواریں ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگیں۔ دونوں غار کے منہ کی طرف دوڑے کہ باہر نکل جائیں مگر ایک بہت بڑا پتھر گرا اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ غار کی دیواریں نسطور اور کامی ناگن کو کچلنے کے لئے ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ نسطور کے پاس سلیمانی لاکٹ کی طاقت نہیں تھی۔ اس نے کامی ناگن سے کہا۔

"کامی ناگن! کوئی جادو کا منتر پڑھ کر پھونکو' نہیں تو یہ دیواریں ایک دوسرے سے مل کر ہمیں کچل ڈالیں گی۔"

کامی ناگن خود پریشان ہو گئی تھی۔ اس کے پاس کوئی جادو کا منتر نہیں تھا کہ جس کو پڑھ کر پھونکتی اور غار کی دیواریں وہیں رک جاتیں۔ وہ گھبرا کر بولی۔

"نسطور! میں سامری کے جادو کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ غار کی دیواریں سامری کے طلسم سے ہماری طرف بڑھ رہی ہیں۔"

غار کی دیواریں اب نسطور اور کامی ناگن کے بہت قریب آ گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ کھسکتی ہوئی دونوں کو کچلنے کے لئے آگے ہی آگے بڑھ رہی تھیں۔ نسطور جن خدا کو یاد کرنے لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ ضرور اس کی موت کا وقت آ گیا ہے۔ انسانوں کی زمین پر تو وہ نہیں مر سکتا تھا مگر شاید سامری کے سیارے پر خدا نے اس کی موت لکھ دی تھی۔ وہ مرنے کے لئے تیار ہو گیا اور دل میں کلمہ شریف کا ورد کرنے لگا۔ کامنی ناگن نے پھنکار مار کر شیش ناگ کو یاد کیا اور بلند آواز میں کہا۔

"اے پاتال کے سانپوں کے راجہ شیش ناگ! ہماری مدد کر۔ سامری کا جادو ختم کر دے اور ان دیواروں کو اپنی جگہ پر روک دے۔"

مگر شیش ناگ بھی مدد کو نہ آیا۔ لگتا تھا کہ سامری کے جادو کے آگے شیش ناگ کا جادو بھی نہیں چل سکتا تھا۔ کامنی ناگن بے بس ہو گئی۔ غار کی دیواریں اب ان کے جسموں کے ساتھ لگ گئی تھیں اور آہستہ آہستہ انہیں ایک دوسرے میں دبانے لگی تھیں۔ نسطور جن آنکھیں بند کئے دل میں کلمہ شریف پڑھ رہا تھا۔ وہ مرنے کے لئے بالکل تیار تھا۔ ایک سچے مسلمان جن کی طرح اسے یقین تھا کہ اللہ کی یہی مرضی ہے اور اس کی موت کا وقت آن پہنچا ہے۔ غار کی دیواریں اور آگے ہو گئیں۔ اب نسطور اور کامنی ناگن پر دیواروں کا اس قدر دباؤ بڑھنے لگا تھا کہ ان کا سانس رکنے لگا۔ کامنی ناگن نے گھبرا کر کہا۔

"نسطور! اب ایک ہی طریقہ باقی رہ گیا ہے' میرا منکا اپنے منہ میں رکھ لو۔ تم غائب ہو جاؤ گے' میں سانپ بن جاؤں گی۔ مجھ میں غائب ہونے

کی طاقت نہیں ہے۔"

کامنی ناگن نے جلدی سے اپنا منکا نکال کر نسطور کو دیا۔ نسطور نے منکا منہ میں رکھ لیا۔ نسطور غائب ہو گیا۔ کامنی ناگن سانپ بن گئی۔ نسطور نے کامنی ناگن کو اپنے گلے میں ڈال لیا۔ دیواریں اسی طرح آپس میں مل جانے کے لئے آگے بڑھتی چلی آ رہی تھیں۔ کامنی ناگن نے کہا۔

"نسطور! تم غائب ہو چکے ہو۔ شاید تم بچ جاؤ مگر میں سانپ بنی ہوئی ہوں۔ یہ دیواریں جب آپس میں مل گئیں تو میں ان میں کچل کر مر جاؤں گی۔ اچھا۔ اب اگر ہو سکا تو اگلے جہان میں ملیں گے۔"

نسطور نے بلند آواز میں کہا۔

"کامنی! میرے خدا پر بھروسہ رکھو۔ وہ چاہے تو موت کا وقت بھی ٹل سکتا ہے۔"

نسطور کی زبان سے یہ فقرہ نکلا ہی تھا کہ اچانک ایک تیز نیلی روشنی سے نسطور اور کامنی ناگن کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ اس تیز نیلی روشنی میں انہوں نے چند قدموں کے فاصلے پر ایک بڑی خوبصورت لڑکی کو دیکھا جس نے خلائی لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں خلائی گن تھی۔ اس نے خلائی گن سے غار کی دیوار پر فائر کیا۔ خلائی گن میں سے نیلے رنگ کی روشنی کی دھار نکل کر دیوار سے ٹکرائی اور اس میں بہت بڑا شگاف پیدا ہو گیا۔ خلائی لڑکی نے کہا۔

"تم دونوں اس شگاف میں سے نکل چلو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کا مطلب صاف تھا کہ خلائی لڑکی نے غیبی حالت میں بھی نسطور کو دیکھ لیا تھا اور خلائی لڑکی کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ نسطور کے پاس جو سانپ ہے وہ بھی ایک لڑکی ہے۔ نسطور نے کامنی ناگن کو اپنی کلائی سے لپیٹا اور تیزی سے ہوا میں تیرتا ہوا دیوار کے شگاف میں سے باہر نکل گیا۔ جیسے ہی وہ شگاف سے نکل کر باہر آیا اس نے دیکھا کہ وہی خوبصورت خلائی لڑکی سامنے کھڑی تھی۔ کامنی ناگن بھی اس لڑکی کو حیرانی اور مسرت کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ان دونوں کی جان بچ گئی تھی۔

خلائی لڑکی نے ان کی زبان میں کہا۔

"تم دونوں اب اپنی اصلی حالت میں واپس آ سکتے ہو۔ جب تک میں یہاں کھڑی ہوں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔"

نسطور نے اپنے منہ سے منکا نکال کر کامنی ناگن کو دے دیا۔ نسطور اور کامنی ناگن دونوں انسانی شکل میں واپس آ گئے۔ نسطور اور کامنی ناگن نے خلائی لڑکی کا شکریہ ادا کیا۔ نسطور نے کہا۔

"تم کون ہو بہن جو عین وقت پر ہماری مدد کو پہنچ گئیں۔ اگر تم اس وقت نہ آتیں تو میں شاید بچ جاتا کیونکہ میں غائب تھا مگر کامنی ناگن زندہ نہیں بچ سکتی تھی۔"

کامنی ناگن بھی خوبصورت لڑکی کے روپ میں تھی۔ اس نے خلائی لڑکی سے کہا۔

"بہن! میں ایک بار پھر تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ہمیں بتاؤ کہ تم کون ہو؟ تمہاری شکل انسانوں جیسی ہے مگر تمہارا لباس انسانوں کی دنیا والوں جیسا نہیں۔"

نسطور نے کہا۔ "شاید تم کسی دوسرے سیارے کی مخلوق ہو میں نے شاہ جنات کے دربار میں ایک بار کسی سے سنا تھا کہ اس کائنات میں دور بت دور ایسے سیارے بھی ہیں جہاں خلائی مخلوق آباد ہے۔ کیا واقعی تم خلائی لڑکی ہو؟"

"خلائی لڑکی مسکرائی۔ کہنے لگی۔

"ہاں میں خلائی مخلوق ہوں۔ میں جس سیارے کی رہنے والی ہوں وہ یہاں سے ایک لاکھ نوری سال کے فاصلے پر ہے۔ یعنی اگر کوئی جن یا انسان اپنی پوری رفتار سے بھی اڑتا ہوا جائے تو ہمارے سیارے پر ایک ارب سال میں بھی نہیں پہنچ سکے گا۔"

کامنی ناگن بڑی حیران ہوئی۔ نسطور نے پوچھا۔

"تمہارا نا کیا ہے خلائی بہن؟"

خلائی لڑکی نے کہا۔

"میرا نا شربین ہے۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"تمہیں یہ کیسے معلو ہو گیا کہ ہم دو ہیں۔ کیا تم نے نسطور کو غیبی حالت میں دیکھ لیا تھا اور م سانپ کی شکل میں بھی پہچان لیا تھا کہ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک عورت ہوں؟"

خلائی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم خلائی مخلوق ہیں۔ ہم غیبی چیزوں کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ کسی نے اپنا روپ بدلا ہوا ہو تو اسے بھی پہچان لیتے ہیں۔ مجھے تم دونوں سیارہ زمین کی مخلوق لگتے ہو۔ تم اس تاریک سیارے پر کیا لینے آئے تھے؟"

نسطور نے کہا۔

"شرمین بہن! یہ بڑی لمبی کہانی ہے.... "

اتنے میں بڑے زور کی گڑگڑاہٹ کی آواز گونجی اور ایک زبردست دھماکے کے ساتھ سامنے والی کالی چٹان کے ٹکڑے اڑ گئے۔ جیسے کسی نے اس پر بم پھینک دیا ہو۔ خلائی لڑکی نے جلدی سے کہا۔

"دونوں میرے ساتھ آؤ۔ جلدی کرو۔"

خلائی لڑکی شرمین، نسطور اور کامنی ناگن کو لے کر دوڑتی ہوئی سیاہ ٹیلے کے پیچھے آ گئی۔ یہاں ایک خلائی اڑن طشتری کھڑی تھی۔ ایک سیڑھی اڑن طشتری سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ خلائی لڑکی شرمین، نسطور اور کامنی ناگن کو اپنی اڑن طشتری کے اندر لے گئی۔ اندر جاتے ہی اس نے بٹن دبایا۔ سیڑھی اندر آ گئی اور اڑن طشتری کا دروازہ بند ہو گیا۔ نسطور اور کامنی ناگن حیرانی سے اڑن طشتری کی مشینوں اور جلتی بجھتی بتیوں کو دیکھنے لگے۔ اڑن طشتری میں دو تین آدمی بڑی خاموشی سے خلائی لباس پہنے اپنا کام کر رہے تھے۔ خلائی لڑکی شرمین، نسطور اور کامنی ناگن کو اپنے

چھوٹے سے کمرے میں لے گئی اور کہنے لگی۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس تاریک سیارے پر، جس سامری جادوگر کی حکومت ہے، اس کے جادو کا اثر ہماری اڑن طشتری کے اندر اثر نہیں کر سکتا۔"

اس وقت ہلکی سی آواز پیدا ہوئی اور اڑن طشتری سیارے کی زمین سے پچاس فٹ بلند ہو کر فضا میں کھڑی ہو گئی۔ شرمین نے کہا۔

"یہ سارا تاریک سیارہ اگر تباہ بھی ہو جائے تب بھی ہماری اڑن طشتری پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔"

نسطور شیشے کی چمکتی ہوئی کرسی پر بیٹھا تھا۔ کامنی ناگن قریب ہی شیشے کی دوسری کرسی پر بیٹھی تھی۔ خلائی لڑکی شرمین ان کے سامنے تیسری کرسی پر بیٹھی تھی۔ نسطور نے پوچھا۔

"شرمین بہن! تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ ہم دونوں غار میں پھنس گئے ہیں اور غار کی دیواریں ہمیں کچلنے والی ہیں۔"

خلائی لڑکی شرمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی اڑن طشتری میں سامری کے اس تاریک سیارے پر سے گزر رہی تھی کہ مجھے تم دونوں کے باتیں کرنے کی آواز اپنے کمپیوٹر ریڈار کے سپیکر پر سنائی دی۔ تمہاری باتوں سے لگتا تھا کہ تم انسانوں کی دنیا کے اچھے انسان ہو اور سامری کے طلسم میں پھنسے ہوئے ہو اور تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔ میں نے اسی وقت اڑن طشتری سیارے پر اتاری اور تمہاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مدد کو پہنچ گئی۔ مگر تم لوگوں نے ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں دیا کہ تم انسانوں کی دنیا سے اس سیارے پر کیسے پہنچ گئے؟"

نسطور نے کہا۔

"شرمین بہن! میں کوہ قاف کا جن ہوں۔ یہ کامنی ناگن اصل میں ناگن ہے اور زمین کے نیچے پاتال کے راجہ شیش ناگ کی بیٹی ہے۔ یہ جو شکل چاہے اختیار کر سکتی ہے۔ میں ہوا میں اڑ سکتا ہوں۔"

خلائی لڑکی شرمین نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر مجھے یہ بتاؤ کہ تم سامری جادوگر کے اس منحوس سیارے پر کیا لینے آ گئے تھے؟"

نسطور جن نے کہا۔

"شرمین بہن! یہ جو تم میری عینک دیکھ رہی ہو یہ میری نظر کی عینک ہے۔ میں کوہ قاف میں تھا کہ میری نظر کمزور ہو گئی۔ شاہ جنات کے حکم سے مجھے جلا وطن کر دیا گیا۔ میں انسانوں کی دنیا میں آ گیا' وہاں مجھے آنکھوں کے ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا۔ جس نے مجھے نظر کی یہ عینک لگا دی۔ عینک لگ جانے کے بعد میری نظر بالکل ٹھیک ہو گئی۔ میرے پاس ایک سلیمانی لاکٹ تھا۔ اس لاکٹ میں میری طاقت کا راز تھا۔ بدقسمتی سے سامری جادوگر اپنی چڑیل اور جادوگر کے ذریعے میرا لاکٹ چھین کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب میں اپنے سلیمانی لاکٹ کی تلاش میں یہاں آیا ہوں۔ کامنی ناگن میری مدد کرنے کے لئے میرے ساتھ آئی ہے۔

کیونکہ میرے پاس اپنی کوئی طاقت نہیں رہی۔ میں تم سے صرف یہ پوچھوں گا کہ تم نے ہماری جان بچا کر ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ کیا تم میرے لاکٹ کی تلاش میں میری مدد کر سکتی ہو؟"

خلائی لڑکی شرمین بڑے غور سے نسطور کی داستان سن رہی تھی۔ اس نے ساری بات سن کر کہا۔

"نسطور بھائی! مجھے انسانوں کی دنیا سے اور اس دنیا یعنی سیارہ زمین پر رہنے والے انسانوں' وہاں کے پیارے پیارے بچوں سے بڑی محبت ہے۔ ہم کبھی کبھی اپنے سٹلائٹ کے ذریعے تمہاری زمین کے منظر دیکھتے رہتے ہیں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ ہمیں ہمارے سیارے کے چیف کی طرف سے سامری جادوگر کے معاملات میں اور اس کے طلسم کی لہروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے اور ہم اپنے خلائی چیف کے حکم کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔"

نسطور نے شیشے کی کرسی پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شرمین بہن تمہارا بہت بہت شکریہ۔ ہم خود ہی سلیمانی لاکٹ تلاش کر لیں گے۔ ہمیں سامری کے سیارے پر اتار دو۔"

کامنی ناگن بھی کرسی پر سے اٹھ کر نسطور کے پاس کھڑی ہو گئی۔ خلائی لڑکی شرمین نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے نسطور اور کامنی بہن کہ میں اپنے خلائی چیف کے حکم سے مجبور ہوں۔ چاہنے کے باوجود میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیکن..........."

بات کرتے کرتے خلائی لڑکی شرمین رک گئی۔ اس نے اپنی خلائی جیکٹ کی جیب سے المونیم کی انگوٹھی نکال کر کامئی ناگن کو دی۔ اس انگوٹھی پر چھوٹا سا تکونی کرسٹل یعنی شیشے کا پتھر جڑا ہوا تھا۔ شرمین نے کہا۔

"اس انگوٹھی کو تم اپنے پاس رکھنا۔ یہ انگوٹھی تمہیں سامری کے طلسم سے تو نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ ہمارے خلائی سیارے کی لہریں سامری جادوگر کے طلسم پر اثر نہیں کرتیں لیکن اگر تم دونوں میں سے کسی کی جان خطرے میں پڑ جائے اور بچنے کی کوئی امید نہ ہو تو اس انگوٹھی کو اپنے ہاتھ پر زور سے گھسیٹنا۔ میں یا میرا کوئی دوست تمہاری مدد کو پہنچ جائے گا۔"

کامئی ناگن نے انگوٹھی لے کر شرمین کا شکریہ ادا کیا۔ نسطور اور کامئی ناگن نے خلائی لڑکی شرمین سے باری باری ہاتھ ملایا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ خلائی لڑکی کے ہاتھ سے گرم شعاعیں نکل رہی تھیں۔ دونوں اڑن طشتری سے نکل آئے۔ ان کے باہر نکلتے ہی خلائی اڑن طشتری کی ساری بتیاں روشن ہو گئیں۔ ہلکی سی آواز بلند ہوئی اور ایک جھٹکے سے اڑن طشتری اوپر ہی اوپر اٹھتی چلی گئی' یہاں تک کہ سامری جادوگر کے تاریک سیارے کے بادلوں میں غائب ہو گئی۔ کامئی ناگن نے نسطور سے کہا۔

"نسطور! یہ انگوٹھی تم اپنے پاس رکھو۔ کیونکہ تمہاری طاقت ختم ہو چکی ہے۔ تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔"

بھولے بھالے نسطور نے کہا۔

"نہیں کامئی! یہ تم اپنے پاس ہی رکھو۔ مجھ پر تو سامری کے جادو کا بڑی جلدی اثر ہو جائے گا اور کوئی دشمن مجھ سے چھین کر اسے لے جا سکتا ہے۔"

کامئی ناگن نے خلائی انگوٹھی اپنے منہ میں اپنے ناگن والے مہرے کے ساتھ ہی تالو کے ساتھ بنی ہوئی تھیلی میں رکھ لی۔ اس وقت سامری جادوگر کے سیارے پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ گڑگڑاہٹ کی آواز بند ہو گئی تھی۔ جس غار میں سے خلائی لڑکی شرمین نے ان دونوں کو باہر نکالا تھا اس کا منہ بھی بہت بڑے پتھر سے بند ہو چکا تھا۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اندھیرا بڑھ رہا تھا۔ کامئی ناگن بولی۔

"لگتا ہے سیارے پر رات ہونے لگی ہے۔"

نسطور نے دائیں بائیں دیکھ کر کہا۔

"ہاں ایسا ہی لگتا ہے۔ ہمیں اندھیرا زیادہ گہرا ہونے سے پہلے پہلے رات بسر کرنے کے لئے کوئی محفوظ جگہ تلاش کر لینی چاہیے۔"

نسطور اور کامئی ناگن رات کے بڑھتے ہوئے اندھیرے میں ٹوٹی پھوٹی کالی چٹانوں کے علاقے میں سے نکل کر شمال کی پہاڑیوں کی طرف چل دیئے۔ سامری جادوگر کی جادونگری کی سرحد آگے شروع ہونے والی تھی۔ نسطور اور کامئی ناگن میں سے کسی کو معلوم نہیں تھا کہ جس طرف وہ چلے جا رہے ہیں ادھر سامری کی جادونگری کی سرحد شروع ہو جاتی ہے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان کو ہلاک کرنے کے واسطے سامری نے وہاں طلسمی اژدھے پہرے پر بٹھا رکھے ہیں، جن کے منہ سے ایسی آگ نکلتی ہے جو پتھروں کو بھی پگھلا دیتی ہے۔ دونوں رات کے اندھیرے میں اپنے طلسم کی مدد سے راستہ دیکھتے آہستہ آہستہ باتیں کرتے جا رہے تھے۔ نسطور کہہ رہا تھا۔

"خدا جانے میرا دوست یاماگ سانپ کہاں ہو گا اور میرا ایک بچپن کا دوست زکوٹا جن بھی جو کوہ قاف میں میرے ساتھ ہوتا تھا۔ جب شاہ جنات نے مجھے جلا وطن کیا تو زکوٹا جن کوہ قاف میں نہیں تھا۔ جب وہ واپس آیا ہو گا اور اسے پتہ چلا ہو گا کہ میں جلا وطن ہو گیا ہوں اور یاماگ بھی میرے ساتھ ہی انسانوں کی دنیا میں آگیا ہے تو اسے بڑا دکھ ہوا ہو گا۔"

کامئی ناگن کہنے لگی۔

"ہو سکتا ہے تمہارا دوست زکوٹا جن بھی تم سے ملنے کوہ قاف کی دنیا چھوڑ کر انسانوں کی دنیا میں آگیا ہو۔"

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ زکوٹا بھی یاماگ سانپ کی طرح میرے بغیر کوہ قاف میں نہیں رہ سکتا۔ ہو سکتا ہے وہ بھی میری تلاش میں انسانوں کی دنیا میں آگیا ہو۔ بے چارہ وہ بھی انسانوں کی دنیا میں مجھے تلاش کرتا پھر رہا ہو گا۔"

نسطور کو معلوم نہیں تھا کہ اس وقت اس کا دوست زکوٹا بھی، عمرو عیار اور یاماگ سانپ کے ساتھ اس کے لاکٹ کو سامری سے واپس لینے انسانوں کی دنیا سے نکل کر سامری کی جادونگری کی طرف آسمان پر اڑتا

چلا آ رہا تھا۔ یہ تینوں دوست یعنی عمرو عیار، یاماگ سانپ اور زکوٹا جن فضا میں غیبی حالت میں اڑتے چلے آ رہے تھے۔ وہ ابھی دوسرے آسمان کی فضاؤں میں ہی تھے۔ انسانوں کی دنیا میں جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی اپنے غار میں تھے۔ وہ رات کے اندھیرے میں باہر نکلتے اور یہ پتہ چلانے کی کوشش کرتے کہ کہیں کوئی نیا جن کوہ قاف سے نسطور کی مدد کرنے تو زمین پر نہیں بھیجا گیا۔ سامری جادوگر نے ان کی یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی۔ اگرچہ سامری جادوگر نے اپنے دشمن شاہ جنات کے جلاوطن نسطور کا سلیمانی لاکٹ حاصل کر لیا تھا اور اس کو ایک خاصی محفوظ جگہ پر چھپا کر رکھ دیا تھا مگر وہ نسطور اور اس کے ساتھی جنوں کو بھی پکڑنا چاہتا تھا، تاکہ ایک ایک کر کے شاہ جنات کے سارے جنوں کو قابو میں کرے۔ ان کی طاقت ختم کر دے اور پھر کوہ قاف پر حملہ کرے اور قبضہ کر لے۔ سامری کو اطلاع مل چکی تھی کہ نسطور جن طاقت ختم ہو جانے کے باوجود کسی سانپ کی مدد سے اپنا لاکٹ حاصل کرنے سامری کی جادونگری کی طرف چلا آ رہا ہے۔ چنانچہ سامری نے اپنی جادونگری اور اپنے محل کے باہر طلسمی جادو کی لکیریں کھنچوا دی تھیں جو اس لکیر کے اندر آئے وہیں جل کر بھسم ہو جائے۔ اس کے بعد سامری نے اپنے طلسمی اژدہا بھی پہرے پر لگا دیئے تھے جو ذرا سی آہٹ پر آگ اگلنے لگتے تھے۔ سامری کا تاریک سیارہ بہت بڑا اور ویران سیارہ تھا۔ ابھی تک اسے یہ خبر نہیں ہوئی تھی کہ نسطور اور کامئی ناگن اس کے سیارے پر اتر چکے ہیں۔ لیکن جب نسطور اور کامئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگن غلطی سے شمال کی طرف چلتے چلتے چڑیلوں کے قبرستان میں جا پہنچے تو ایک ایسی بھیانک آواز فضا میں بلند ہوئی کہ نسطور اور کامنی ناگن جو دونوں انسانی روپ میں تھے کانپ کر رہ گئے۔ کامنی ناگن نے گھبرا کر کہا۔

"نسطور میرا منکا منہ میں رکھ کر غائب ہو جاؤ لگتا ہے ہم سامری کی جادو نگری میں داخل ہو گئے ہیں۔"

کامنی ناگن نے منہ سے منکا نکال کر نسطور کو دیا۔ نسطور نے اسے جلدی سے منہ میں رکھ لیا۔ کامنی ناگن لڑکی سے فوراً سانپ بن گئی۔ نسطور نے کامنی ناگن کو اپنی کلائی پر لپیٹ لیا اور بولا۔

"کامنی! یہ کوئی قبرستان لگتا ہے۔ شاید بھوتوں کا قبرستان ہے۔"

نسطور اور کامنی ناگن واقعی سامری کی جادو نگری کی پہلی سرحد میں داخل ہو گئے تھے اور سامری کو اپنے محل میں پتہ چل گیا تھا۔ سامری نے اسی وقت غصے میں پھنکارتے ہوئے بدروحوں کو حکم دیا۔

"نسطور اور اس کے سانپ پر حملہ کر دو۔ ان دونوں کی گردنیں کاٹ کر میرے پاس لے آؤ۔"

بدروحیں چیختی ہوئی چڑیلوں کے قبرستان کی طرف اڑ گئیں، جہاں نسطور اور کامنی ناگن کسی چڑیل کی قبر کے چبوترے کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ نسطور غیبی حالت میں تھا۔ کامنی ناگن سانپ کی شکل میں اس کی کلائی سے لپٹی ہوئی تھی اور دونوں چڑیلوں کے قبرستان کی نوکیلی قبروں کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔ ہر قبر پر ایک کالی کھوپڑی رکھی ہوئی تھی۔ اتنے

میں بدروحوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔

اس کے بعد کیا ہوا؟

کیا بدروحیں نسطور اور کامنی ناگن کے سر کاٹنے میں کامیاب ہو گئیں؟

زکوٹا، عمرو عیار اور ناگ سانپ پر کیا بیتی؟

یہ سب آپ اگلی کتاب میں پڑھیں گے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور کا سر کٹ گیا

○ حامون جادوگر نسطور کی تلاش میں خونی کھنڈر میں جا پہنچا۔

○ وہ لمحہ جب حامون جادوگر نے نسطور کا سر کاٹ دیا۔

○ نیلی ناگن موت کے پنجے میں' بل بتوڑی ناگن کی تلاش میں خونی کھنڈر میں جا پہنچی۔

○ زکوٹا' یاماگ اور عمرو عیار کلاچی جادوگرنی کی قید میں۔

○ ایک اژدھا ایک کھوپڑی کو نگلنا چاہتا تھا ...... وہ کھوپڑی کس کی تھی؟

○ سانچی کی روح سے ملیے جس نے تینوں دوستوں کو سامری کے عتاب سے بچایا ..... کیسے؟

○ سامری کی خوابگاہ کے تہہ خانے میں پڑا تابوت کس کا تھا ..... وہ لمحہ جب یاماگ نے اس تابوت میں چھپ کر اپنی جان بچائی۔

○ سامری نے سلیمانی لاکٹ دوزخی سیارے پر بھجوا دیا۔

کیا نسطور دوبارہ زندہ ہو سکا ..... اس کا سلیمانی لاکٹ اسے مل گیا۔ یہ جاننے کے لئے تیسری کتاب "نسطور کا سر کٹ گیا" پڑھیے۔

عمرو عیار اور زکوٹا لاہور میں

○ عمرو تین ہزار سال پرانے مصر میں پہنچ گیا۔

○ فرعون اخناتون کے مکار کاہن اعظم سے ملیے۔ وہ عمرو سے ایک کام لینا چاہتا تھا۔

○ یاماگ سانپ ایک عجیب مصیبت میں گرفتار ہو گیا ..... وہ مصیبت کیا تھی۔

○ مینار کی آسیبی عورت کون تھی ...... اور وہ یاماگ سے کیا چاہتی تھی۔

○ شرمین نسطور کو خلائی سیارے پر لے گئی ..... کیا نسطور دوبارہ زندہ ہو سکا؟

○ اہرام میں پانچ بہنوں کی لاشیں تھیں۔ وہ بہنیں کون تھیں ..... مکار کاہن اعظم ان سے کیا کام لینا چاہتا تھا۔ وہ لمحہ جب لاش نے عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

○ عمرو اپنی زنبیل کی تلاش میں ....

○ یاماگ سانپ جس کا آدھا جسم سانپ کا تھا اور آدھا انسان کا۔

○ مونیکا کون تھی ..... وہ عمرو کی مدد کیوں کرنا چاہتی تھی۔

یہ سب جاننے کے لئے عینک والا جن کی چوتھی کتاب "عمرو عیار اور زکوٹا لاہور میں" پڑھیں۔